فتنۂ قادیانیت

ایک جائزہ

www.KitaboSunnat.com

عبد المنان عبد الحنان سلفی

جمعية السلام للخدمات الإنسانية
بهيرهوا، روپنديهى، نيپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ
وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ

فتنۂ قادیانیت

ایک جائزہ

تالیف

عبد المنان عبد الحنان سلفی
وکیل الجامعہ، جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈانگر، نیپال

جمعية السلام للخدمات الإنسانية
بھیرھوا، روپندیھی، نیپال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں:

نام کتاب:	فتنۂ قادیانیت -ایک جائزہ
مؤلف:	عبدالمنان عبدالحنان سلفی
تقدیم:	مولانا شمیم احمد ندوی
اشاعت اول	فروری ۱۹۹۹ء (3000)
اشاعت طبع دوم:	اگست 2020
تعداد:	1100
کمپوزنگ:	عتیق الرحمٰن سراجی
پی ڈی ایف:	عرفان مقبول نعمانی

ناشر وتقسیم کار

جمعية السلام للخدمات الإنسانية

3/بھیرہوا، روپندیہی، نیپال

071-680383-009779815411811

ملنے کے پتے

1۔ صدر دفتر جمعية السلام للخدمات الإنسانية
چندرا گری نگر پالیکا وارڈ نمبر:5، داؤراڈیو، کاٹھمانڈو، نیپال
00977-9817427675/00977-014310463

2۔ معہد ابی بن کعب لتحفیظ القرآن الکریم، مریاد پور، روپندیہی، نیپال
009779815411811-009779861617246

3۔ سعود اختر عبدالمنان سلفی، جامعہ سراج العلوم السّلفیہ، جھنڈانگر
00977-9819425358 / +91-8765255346

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مشفق والدین اور محسن اساتذہ کے نام
جن کے فیض تربیت سے حق و باطل کے
درمیان تمیز کی صلاحیت پیدا ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْقَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (الأنعام: ۹۴)

ترجمہ: اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے، یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی، اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحات
1	عرض ناشر	9
2	مقدمہ طبع دوم	13
3	عرض مؤلف	17
4	ہدیۂ تبریک	23
5	پیش لفظ	27
	مقدمہ کتاب:	
6	تمہید وتوطیۂ	34
7	چند جھوٹے مدعیان نبوت	36
8	فتنۂ قادیانیت کا پس منظر	39
	باب اول: بانی قادیانیت کے حالاتِ زندگی	
9	تاریخ پیدائش	45
10	تعلیم وتربیت	45
11	مرزا کی بزدلی	45
12	قادیانی کی بیوقوفی	46
13	عیاشی وآوارہ گردی	46
14	سستی شہرت کا دلدادہ	47

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحات	مضامین	نمبر شمار
47	قادیانی کا فراڈ	15
47	براہین احمدیہ کی اشاعت	16
49	اخلاق وعادات	17
49	شراب ونشہ کی عادت	18
50	بددیانتی	19
53	قادیانی کی بیماری	20
55	انجام وموت	21
	باب دوم: قادیانی عقائدونظریات	
61	مسلمانوں کے مسلّمہ عقائد	22
63	اللہ تعالیٰ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ	23
67	عقیدۂ ختم نبوت	24
68	ختم نبوت کے دلائل	25
70	مرزا کا دعویٰ نبوت	26
72	جبرئیل کی آمد	27
73	قادیانی قرآن	28
73	قادیانی مذہب کے خلفاء اور صحابہ	29
74	حرمین شریفین کی بے حرمتی	30
77	شان رسالت میں قادیانیوں کی گستاخیاں	31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفحات	مضامین	نمبرشمار
81	حضرت عیسیٰ مسیح کے بارے میں قادیانی کی غلط بیانی	32
85	قادیانی عقائد ایک نظر میں!	33
	باب سوم: معیارِ صدق نبوت	
91	بے داغ زندگی	34
92	(۱) جھوٹ	35
95	(۲) شراب ومنشیات	36
95	(۳) آوارہ گردی وعیاشی	37
95	(۴) بدزبانی اور یاوہ گوئی	38
97	(۵) بددیانتی اور فراڈ	39
98	مرزا کی پیشین گوئیوں کی حقیقت	40
104	نبی اور دعویٰ ربوبیت واُلوہیت	41
106	نبی اور شعر گوئی	42
107	نبی اور اس پر نازل ہونے والی وحی	43
107	نبی اور اس کے اساتذہ	44
109	نبی اور حکومت وقت	45
110	پیش رو انبیاء کی تکریم وتصدیق	46
111	نبی کے خلفاء اور صحابہ	47
112	صدق نبوت کے بعض واضح دلائل	48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحات	مضامین	نمبرشمار
114	خاتمہ	49
	ضمیمہ: قادیانیوں کی سرگرمیوں اورموجودہ زمانہ میں ان کی دعوتی پالیسیوں کا مختصرجائزہ	
119	خلفاءمرزا	50
120	قادیانیوں کی لاہوری جماعت	51
120	قادیانی عقائداورلاہوری عقائد	52
121	خصوصیات وسرگرمیاں	53
122	فتنۂ قادیانیت کےاستیصال کے طریقے	54

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمدلله رب العالمین، والصلاة والسلام علی أشرف الأنبیاء وخاتم المرسلین محمد وعلی آله وصحبه أجمعین ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین وبعد!

برصغیر میں انگریزوں کی آمد اور غاصبانہ اقتدار وتسلط نے امت مسلمہ کے لئے جن اہم اور خطرناک فتنوں اور مسائل کو جنم دیا ان میں سب سے تباہ کن فتنہ **"قادیان"** کی سرزمین سے **"احمدی"** یا **"قادیانی"** تحریک کا ظہور ہے، جسے سامراجی اور اسلام ومسلم دشمن قوتوں نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی اور رسالت مآب ﷺ کی مخلصانہ پیروی سے منحرف کرنے اور ان کے مابین افتراق وانتشار پیدا کر کے ان کے اتحاد کو پاش پاش کرنے کے لئے وجود بخشا، اور ان کی ترقی وترویج کے لئے مادی ومعنوی ہر اعتبار سے مساعدت ومساندت کی، چنانچہ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے انگریزی آقاؤں کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے ان کی حمایت وسرپرستی میں **1891**ء میں مسیح موعود اور **1901**ء میں نبوت کا جھوٹا دعوی کیا، اور یہ اعلان کیا کہ مسلمان ہونے کے لئے توحید ورسالت محمدی پر ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ میری نبوت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، جو اس پر ایمان نہ لائے وہ توحید ورسالت محمدی پر ایمان رکھنے کے باوجود کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور اس بنیاد پر اس نے مسلم معاشرے میں کفر وایمان کی ایک نئی تفریق پیدا کی، اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ان کو مسلمانوں سے الگ ایک جداگانہ امت اور ایک ایسے معاشرے کی شکل میں منظّم کرنا شروع کر دیا جس کا خدا، رسول، کتاب، شریعت، عبادت، قانون، دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وشعائر دین، مقامات مقدسہ، تاریخی شخصیات، تقویم وکلینڈر، جنت اور دوزخ اور جزا وسزا کا معیار سب کچھ مسلمانوں سے الگ اور ہر حیثیت سے جدا ہے۔

مگراس کے باوجود قادیانی عام مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ قادیانیت اسلام کی مکمل تعبیر اور اس کا ایک فرقہ ہے اور قادیانی گروہ مسلم معاشرے ہی کا ایک حصہ ہیں، تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت اختیار کرتے ہوئے یہ اندیشہ لاحق نہ ہو کہ وہ اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں جارہے ہیں اور اس طرح مسلمانوں میں قادیانیت کو پھلنے پھولنے کا موقع بہ آسانی مل سکے۔

انیسویں صدی عیسوی کے اختتام پر قادیانیت کی فتنہ سامانیاں جب مختلف شکلوں میں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو تمام مکاتب فکر کے علماء خصوصا علمائے اہل حدیث قادیانیت کے خطرناک عزائم اور ایمان کُش نظریات کا علمی انداز میں محاسبہ کرنے کے لئے میدان عمل میں آئے، ان کی سرگرمیوں کا بنظر عمیق جائزہ لیا اور ان کے خلاف تحریری وتقریری جہاد کیا جس میں وہ کامیاب ہوئے اور دنیائے اسلام نے متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

اس کے پیروکار آج بھی دنیا کے کئی ممالک میں سرگرم ہیں، بعض ممالک میں ان کے اپنے ریڈیو اسٹیشن اور ٹی.وی.چینلز ہیں جن سے چوبیس گھنٹے وہ اپنے مذہب کی دعوت وتبلیغ کرتے رہتے ہیں، برطانیہ، حیفہ (اسرائیل) اورامریکہ وغیرہ کے بڑے شہروں میں ان کے اہم مراکز قائم ہیں۔

ملک عزیز نیپال میں قادیانی فتنہ کب اور کس راہ سے داخل ہوا؟ اس تعلق سے قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا، البتہ آج سے تین دہائی قبل ملک کے بعض علاقوں میں بعض مسلمانوں کے مذہب اسلام سے ارتداد اختیار کرکے قادیانیت قبول کرلینے کی خبر سے علماء توحید اور اصحاب دانش کو ملک میں ان کے وجود کا پتہ چلا، جسے سن کر وہ سناٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں آگئے اورانھوں نے اس باطنی خبیث جماعت کی حقیقت اوراس کے فاسدعقائد ونظریات سے عامۃ المسلمین کو باخبر کرنا شروع کیا، جس کی وجہ سے قادیانی مبلغین کے مذموم ارادے اور مسلمانوں کے قیمتی متاع ایمان لوٹنے کے منصوبے خاک میں مل گئے، اوراس طرح علانیہ طور پر ان کی سرگرمیوں کا سلسلہ بند ہوگیا، مگر حالیہ ایام میں ان شاطروں نے ملک کی راجدھانی کاٹھمانڈو سمیت ملک کے کئی شہروں میں اپنی تنظیمیں قانونی طور پر رجسٹرڈ کروارکھی ہیں، اور باعمل مسلمان کا روپ دھار کر مختلف حکمتوں اور تدبیروں سے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے اوران پر اپنی بزرگی اور خداترسی کا سکہ بٹھانے اوراسلامی معاشرہ میں بلاروک ٹوک قادیانیت کی ترویج وتشہیر کرنے،اور مسلمانوں کوان کے دین حق سے ہٹا کر گمراہ کرنے اوران میں روح افتراق اور زہرانتشار پھیلانے میں مسلسل سرگرم ہیں،لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تقریر وخطابت اور بامقصد مقالات وکتب اورلٹریچرز کے ذریعے امت مسلمہ کواس گمراہ جماعت اوراس کے طریقۂ دعوت اوراس کے تباہ کن اثرات سے آگاہ کیا جائے۔

پیش نظر بلند پایہ کتاب **''فتنۂ قادیانیت''** عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے کی ایک اہم ترین کڑی ہے، زیرنظر کتاب جمعیۃ السلام کے سرپرست، جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈانگر کے ریکٹر واستاد اور جامعہ کے ترجمان ماہنامہ **''السراج''** کے ایڈیٹر، جلیل القدر عالم دین **فضیلۃ الشیخ عبدالمنان عبدالحنان سلفی** —متعنا اللہ بطول حیاتہ— نے تقریبا اکیس برس پہلے اُس وقت تالیف فرمائی تھی جب ملک نیپال میں قادیانیت کا فتنہ مختلف خطوں میں سراٹھا رہا تھا، اس کتاب میں قادیانیت کے عقائد واعمال، حقیقی خدوخال اوراس کی تلبیسات کوامت مسلمہ کے سامنے اختصار کے ساتھ بے نقاب کیا گیا ہے، تاکہ سادہ لوح مسلمان اس فتنہ سے آگاہ ہوکر اس سے بچ سکیں اورعلماء وطلبہ کے سامنے قادیانیت کا مختصر تعارف آجائے اوروہ اس کی گمراہیاں امت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے واضح کرسکیں۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن فروری 1999ء میں شائع ہوا ، جو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور تھوڑی مدت میں ہی ختم ہو گیا۔

ادارہ ''جمعیۃ السلام للخدمات الإنسانیۃ'' بھیرہوا، روپندیہی، چندسال پیشتر اس کتاب کا نیپالی ترجمہ برادر مکرم مولانا محمد شریف تیمی/حفظہ اللہ سے کرا کے شائع کر چکا ہے، فللّٰہ الحمد ،اور اب جب کہ نیپال کے بعض مقامات سے قادیانیت کی خفیہ وعلانیہ سرگرمیوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کے قادیانیوں کے دام تزویر میں پھنسنے کا شدید خطرہ محسوس کیا جارہا ہے' بعض احباب کے مشورے سے ادارہ اس کتاب کا دوسرا اردو ایڈیشن شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے، تاکہ نیپال کے علماء، اصحاب دانش اور عام مسلمان اس فتنہ کی اصل حقیقت سے بخوبی واقف ہوسکیں اور دین کی نصرت وحمایت کے لئے اسے علمی ہتھیار کے طور پر استعمال کریں، توقع ہے کہ زیر نظر معیاری کتاب قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے متعلق پیدا کردہ شکوک وشبہات دور کرنے، غلط خیالات کی اصلاح کرنے اور ان کے مذموم وفاسد عزائم پر قدغن لگانے میں مؤثر کردار ادا کرے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے مسلمانوں کو بھرپور فائدہ پہنچائے ، ہمیں قادیانیت کی فتنہ سامانیوں کو نمایاں کرنے اور مسلمانوں کو اس کی گمراہیوں سے بچانے کی توفیق بخشے اور کتاب کے مؤلف وناشر کے لئے اسے توشۂ آخرت بنائے۔ (آمین)

افضال احمد شمیم سلفی

ناظم جمعیۃ السلام للخدمات الإنسانیۃ بھیرہوا، روپندیہی، نیپال

مقیم حال دوحہ، قطر

07/08/2020

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ طبع دوم

(از مولف)

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على خاتم الأنبياء و سيد المرسلين محمد و آله و صحبه أجمعين و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، و بعد!

یہ حقیقت ہے کہ قادیانیت کم وبیش تین دہائیوں سے نیپال میں اپنے جال بچھا کر سیدھے سادے اور دینی و معاشی طور پر کمزور مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنا رہی ہے، اس کے کارکنان اور مبلغین اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کمزور مسلمانوں کو تعاون پیش کر کے انھیں اعتماد میں لیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ اپنے باطل عقائد ان کے ذہن و دماغ میں راسخ کر کے انھیں ارتداد کے راستہ پر لگا دیتے ہیں، آج سے کم وبیش پچیس برس پہلے یہ بیر گنج، براٹ نگر اور لمبنی کے علاقہ میں سرگرم ہوئے تھے اور کاٹھمنڈو میں انھوں نے جماعت احمدیہ کے نام سے تنظیم رجسٹرڈ کرا رکھی تھی، اس وقت بعض مخلص دعاۃ، چند حساس مرکزی اداروں اور کچھ تنظیموں نے بلا اختلاف مسلک قادیانیوں کے خلاف نوٹس لیا تھا اور ''تحفظ ختم نبوت'' کے عنوان سے متاثرہ علاقوں میں پروگرام منعقد کر کے اس فتنہ کے خلاف مسلمانوں میں بیداری پیدا کیا تھا اور انھیں قادیانیت کے جال سے بچانے کی کوشش کی تھی، الحمدللہ اس کا مثبت نتیجہ سامنے آیا تھا اور قادیانیت اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ زیر زمین چلی گئی تھی، مگر بدقسمتی سے اس کا استیصال نہ ہو سکا تھا۔

انھیں دنوں جب کہ نیپال میں قادیانیت اپنی فتنہ سامانیوں کے ساتھ سرگرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمل ہورہی تھی 1418ھ میں ''لجنة نیپال الخیریة'' کے زیر اہتمام مشرقی نیپال کے قدیم اور معروف سلفی تعلیمی ادارہ مدرسہ مخزن العلوم السّلفیہ، رمول، ضلع سرہا میں دعاۃ و مدرسین کے لئے ایک ریفریشر کورس (دورۂ تدریبیہ) کا اہتمام کیا گیا اور حالات و ظروف کے پس منظر میں منتظمین کی جانب سے راقم کو قادیانیت کے موضوع پر مقالہ پیش کرنے کا مکلّف کیا گیا، راقم نے پروگرام میں مقالہ کا اختصار پیش کیا جسے اہل علم نے پسند کیا اور مکمل مقالہ کو شائع کرنے کا مشورہ دیا۔ اولا یہ مقالہ ماہنامہ ''السراج'' کے اندر قسط وار شائع ہوا اور پھر اللہ کی توفیق سے تقریبا ایک سال بعد فروری 1999 میں معمولی حذف و اضافہ کے ساتھ حضرت خطیب الاسلام علامہ عبد الرؤف رحمانی جھنڈا نگری رحمہ اللہ کے "**کلمات دعا و تبریک**" اور فاضل گرامی مفکر اسلام جناب مولانا شمیم احمد ندوی حفظہ اللہ کے وقیع ''**پیش لفظ**'' کے ساتھ مقالہ کتابی شکل میں 3000 کی تعداد میں شائع ہو کر پورے ملک میں تقسیم ہوا، الحمد للہ اس مختصر کتاب سے بڑی حد تک قادیانیت کی نقاب کشائی ہوئی، ان کے باطل عقائد و افکار سے مسلمانوں کو آگاہی حاصل ہوئی اور نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کا مذموم و مکروہ اور جھوٹا چہرہ امت کے سامنے آگیا جس کے نتیجہ میں اللہ کی توفیق سے بہت سارے مسلمان ارتداد سے محفوظ رہے، فالحمد للہ علی ذلک۔

قابل ذکر ہے کہ چند سال پیشتر جمعية السلام للخدمات الإنسانية بھیرہوا کے ذمہ داران مولانا شمیم الرحمٰن اثری اور مولانا افضال احمد سلفی صاحبان نے اپنے ادارہ سے اس کا نیپالی ترجمہ کرا کے شائع کیا، اللہ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین، پہاڑی علاقہ کے مسلمانوں کے درمیان اس نیپالی ترجمہ کو عام کرنے کی شدید ضرورت ہے، تاکہ اس خطہ کے پسماندہ مسلمان قادیانیت کے دام تزویر سے محفوظ رہ سکیں۔

اس وقت جب کہ ایک بار پھر فتنۂ قادیانیت نے سر اٹھایا ہے اور نہایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منصوبہ بند طریقہ سے اپنے باطل عقائد وافکار پیش کرنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے نیپال کے مختلف علاقوں کے اندر میدان عمل میں آچکی ہے، اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ اس فتنہ کے خلاف مسلمانوں میں بیداری لانے اور انھیں ارتداد کی آندھی سے بچانے کے لئے اس کتاب کو دوبارہ شائع کیا جائے، چنانچہ "جمعية السلام للخدمات الإنسانية"، بھیرہوا، روپندیہی کے حساس ذمہ داران نے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا اور انھوں نے مجھ سے اجازت لے کر اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت واشاعت کا اہتمام کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے، اس کتاب کے ذریعہ ملت اسلامیہ کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچائے، مسلمانوں کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھے اور مؤلف وناشر اور تمام معاونین کو تحفظ ختم نبوت کے پاسبانوں اور سپاہیوں میں شامل کر کے انھیں اجر جزیل عطا فرمائے۔ (آمین)

ہندوستان کے ایک معروف تعلیمی ادارہ کی دعوت پر کم وبیش دس برس پہلے راقم مولف نے قادیانیت سے نمٹنے کے طریقۂ کار کے موضوع پر ایک توسیعی محاضرہ (لیکچر) پیش کیا تھا، عام مسلمانوں بالخصوص مسلم دعاۃ ومبلغین کے افادہ کے لئے اس کا اختصار بھی کتاب میں شامل کردیا گیا ہے، اس طرح کتاب پہلی اشاعت کے مقابلہ زیادہ قابلِ استفادہ ہوگئی ہے۔

آخر میں پوری ملت اسلامیہ نیپال سے ایک دردمندانہ گزارش ہے کہ ایسے تمام مقامات پر جہاں قادیانیت اپنے پَر پُرزے نکال رہی ہے، "تحفظ ختم نبوت" کے عنوان سے پروگرام کر کے مسلمانوں کو بیدار کیا جائے اور قادیانیت کی گمراہیوں کو اجاگر کر کے مسلمانوں کو اس سے بچایا جائے، بلا تفریق مسلک ومشرب ملک کے مختلف چھوٹے بڑے ادارے اور تنظیمیں متحد ہوکر سیاسی وسماجی طور پر ان کے خلاف محاذ کھڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کریں ، اور سماجی و سیاسی اثر و رسوخ کا استعمال کرکے نیپال کی پر امن سرزمین کو قادیانیوں کے شر وفساد سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔

خطباء جمعہ کا کردار قادیانیت کے استیصال میں بہت اہم ہے، جمعہ کے خطباء حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جمعہ کے خطبوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کریں اور جھوٹے مدعیان نبوت خصوصا مرزا غلام احمد قادیانی کے مذموم وفاسد اور اسلام مخالف عقائد کو بیان کرکے مسلمانوں کو یہ بتائیں کہ ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، جس طرح مرزا غلام احمد اپنے دعوئ نبوت میں جھوٹا تھا یہ قادیانی خود کو مسلمان باور کرانے میں جھوٹے ہیں، اس لئے انھیں غیر مسلم ہی سمجھا جائے اور ان کی کوئی بات سنی تک نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے اور اپنے فضل خاص سے اس فتنہ کا استیصال کرکے اپنے خالص دین پر مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے، اور اس حقیر دعوتی وعلمی کاوش کو احقاق حق وابطال باطل کا ذریعہ بنا کر اسے قبول فرمائے۔ (آمین)

و ما توفیقی إلا باللہ

عبدالمنان عبدالحنان سلفی
ریکٹر واستاد جامعہ سراج العلوم السّلفیہ، جھنڈانگر
خطیب جامع مسجد جامعہ سراج العلوم السّلفیہ
وایڈیٹر ماہنامہ ''السراج'' جھنڈانگر، نیپال
abmannan123@gmail.com

۸/اگست ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ قادیانیت ہند و نیپال کے بعض علاقوں میں اپنی تمام ترفتنہ سامانیوں کے ساتھ اس وقت سرگرم عمل ہے، جو ہر قیمت پر مسلمانوں کے عقیدہ و مذہب پر ڈاکہ ڈال کر ان کے فکری، عملی اور اعتقادی ارتداد کے لئے کوشاں ہے، نیپال کے جن مقامات پر اس فتنہ نے سر اٹھایا ہے، ان میں پرسا ضلع میں واقع معروف تجارتی اور صنعتی شہر بیرگنج کے مضافات کی وہ مسلم بستیاں ہیں جہاں کے مسلمان بے حد پسماندہ ہیں، اور بعض اسباب سے جن پر مذہب کی گرفت بڑی حد تک ڈھیلی پڑ چکی ہے، گذشتہ تین چار برسوں سے ان مواضعات کے بارے میں تشویشناک خبریں ملتی رہتی ہیں اور وقتاً فوقتاً متعدد مسلم تنظیموں اور اداروں کی جانب سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تھوڑی بہت کوششیں ہوئیں، مگر یہ اس حد تک بارآور نہ ہوسکیں جنھیں ہم کوشش کرنے والوں کی کامیابی قرار دے سکیں، اس لئے کہ اب بھی یہ فتنہ اس علاقہ میں بڑی حد تک پایا جاتا ہے، اور دبی چنگاری کے مانند گاہے گاہے بھڑک کر مسلمانوں کے دینی نشیمن کو خاکستر کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

نیپال کے مشرقی علاقہ سے بھی قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں کی خبریں پہلے ہی سے مل رہی تھیں، مگر اب جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان کے مطابق قادیانیوں نے علانیہ اپنے زہریلے افکار اور گندے عقائد کی نشر و اشاعت شروع کر دی ہے اور معاملہ یہاں تک جاپہونچا ہے کہ براٹ نگر جیسے اہم شہر کے صنعتی علاقہ (Industrial Aria) میں مسلمانوں کی ایک پوری کالونی قادیانیت کے نرغہ میں پھنس چکی ہے۔

یہ حالات تو نیپال کے میدانی علاقوں کے ہیں جہاں اسلام کی روشنی پہاڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علاقوں کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے، اور جہاں کے مسلمان ایک حد تک عقیدہ وعمل کے باب میں غیر مسلم افکار ونظریات سے محفوظ ہیں، مگر نیپال کے وہ پہاڑی علاقے جہاں کے مسلمانوں کو صحیح طور سے کلمہ یاد نہیں اور جو غیر مسلم ثقافت سے بیحد متاثر ہیں اور اپنی شناخت بھی باقی رکھنے میں ناکام ہیں، وہ بھلا ان عیار قادیانیوں کے دام تزویر سے کیوں کر بچ سکتے تھے؟ چنانچہ اس فتنہ کے تعلق سے پہاڑی علاقوں کی خبریں بھی کچھ کم تشویشناک نہیں، پوکھرا (Pokhra) جو مناظر فطرت سے مالا مال نیپال کا ایک خوبصورت شہر اور سیاحت کا اہم مقام ہے، وہاں قادیانیوں کا باقاعدہ دعوتی مرکز (Preaching Centre) قائم ہے اور دارالحکومت کاٹھمانڈو جس کے بارے میں نیپالی مسلمانوں کو یک گونہ اطمینان حاصل تھا وہاں بھی خاصے قادیانیوں کے وجود کا سراغ لگا ہے اور ''**جماعت احمدیہ**'' نام سے ان کی رجسٹرڈ تنظیم باقاعدہ موجود ہے۔

ان جاں گسل اور سنگین حالات کے پیش نظر بعض حساس مسلم ادارے اور تنظیمیں اور ان کے کارکنان اپنے اپنے انداز میں نیپالی مسلمانوں کو قادیانیت کے زہریلے افکار سے محفوظ رکھنے کے لئے تھوڑی بہت کوشش کر رہے ہیں، جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اندر کچھ بیداری پیدا ہوئی ہے اور وہ اس بات کا شدت سے احساس کر رہے ہیں کہ انھیں قادیانیت کے عقائد ونظریات سے آگاہ کیا جائے۔

اس پس منظر میں جمادی الأولیٰ ۱۴۱۸ھ کے آخری ہفتہ میں لجنۃ نیپال الخیریہ (Nepal Welfare Committe) کے زیر اہتمام جب مدرسہ مخزن العلوم السّلفیہ رمول، ضلع سرہا میں ''**تدریب الدعاۃ والمدرسین**'' کا پروگرام منعقد ہوا تو ذمہ داران نے راقم کو بھی اس میں ایک محاضرہ (لیکچر) پیش کرنے کی دعوت دی اور میرے لئے ''**قادیانیت**'' کا موضوع تجویز کیا، میں نے محاضرہ کے لئے مواد فراہم کر کے اسے مرتب کیا اور مقررہ تاریخ کو پروگرام میں حاضر ہو کر مقالہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختصار پیش کیا، جو حضرات وہاں موجود تھے انھوں نے کتابی صورت میں مقالہ کی اشاعت کا مشورہ دیا، جسے میں نے شکریہ کے ساتھ قبول تو کرلیا مگر چونکہ میرے پاس اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کے فوری امکانات نہ تھے اس لئے خاموش رہا، پھر بعض احباب نے خطوط سے اور کچھ نے زبانی طور پر مقالہ کی اشاعت کا تقاضہ شروع کیا تو ان کی تسلی کے لئے میں نے ماہنامہ ''السراج'' میں اسے قسط وار شائع کرنا شروع کردیا، مگر پھر بھی بعض مخلصین کا یہ اصرار جاری رہا کہ مقالہ کو کتابچہ کی شکل میں شائع کرکے اسے زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے، چنانچہ میں نے اس کی طباعت واشاعت کے لئے کوشش شروع کردی اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل خاص سے اس کا انتظام فرمادیا۔

اس کتابچہ میں قادیانیت کی تردید کے بجائے اختصار کے ساتھ اس فتنے کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف اور اس کے خودساختہ مذہب کے باطل عقائد ونظریات کا جائزہ پیش کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے، تاکہ معلوم ہوسکے کہ قادیانیت کا اسلام کی بنیادی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو سادہ لوح مسلمان یہ سمجھ کر کہ قادیانیت بھی دیگر اسلامی فرقوں کے مانند کوئی اسلامی فرقہ ہے اس کے چکر میں پھنس رہے ہیں وہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہوکر اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں، اس لئے کہ قادیانی مبلغین مسلم دعاۃ کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہے ہیں کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی نظریاتی اختلاف نہیں ہے۔

زیر ترتیب کتابچہ ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے، مقدمہ میں تمہید وتوطئہ کے بعد چند جھوٹے مدعیان نبوت کا مختصر تذکرہ ہے اور پھر فتنۂ قادیانیت کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔

باب اوّل میں بانی قادیانیت کے حالاتِ زندگی اختصار کے ساتھ بیان کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں، باب دوم قادیانیت کے عقائد ونظریات کے ذکر پر مشتمل ہے اور باب سوم میں معیار صدق رسالت کے عنوان سے سچے اور جھوٹے نبی کے درمیان ایک مختصر موازنہ پیش کیا گیا ہے، تاکہ قارئین اچھی طرح سمجھ لیں کہ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی رشتہ نہیں ہے، بلکہ اسلام کی سچی اور فطری تعلیمات اور قادیانیت کے باطل عقائد ونظریات میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔

کتابچہ کی تیاری میں شہید سلفیت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی کتابیں **"مرزائیت اور اسلام"** نیز **"القادیانیہ"** اور استاذ محترم مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری رحمہ اللہ کی کتاب **"قادیانیت اپنے آئینہ میں"** بطور خاص سامنے رہی ہیں ان کے علاوہ قدیم وجدید علماء کی دسیوں اردو وعربی کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ تمام مؤلفین کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ (آمین)

کتابچہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات زندگی اور اس کے گندے عقائد کی وضاحت کے لئے مرزائی کتابوں ہی کے حوالے دئے گئے ہیں اور کوشش کی گئی کہ انھیں کے الفاظ نقل کئے جائیں تاکہ کسی شک وشبہ کا اندیشہ نہ رہے۔

جن بزرگوں اور دوستوں نے اس کتابچہ کی کتابت، طباعت اور اشاعت وغیرہ میں کسی بھی قسم کا علمی، مادی اور اخلاقی تعاون پیش فرمایا ہے وہ لائق شکر وسپاس ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر خطیب الاسلام حضرت مولانا عبدالرؤف رحمانی رحمہ اللہ اور فاضل گرامی جناب مولانا شمیم احمد خاں ندوی حفظہ اللہ کی خدمت میں نذرانۂ تشکر وامتنان پیش نہ کروں کہ اول الذکر نے ہدیۂ تبریک ودعاء اور مؤخر الذکر نے اپنے گراں قدر مقدمہ سے نواز کر میری حوصلہ افزائی فرمائی، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر سے مسلمانوں کو فائدہ پہونچائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اورمیری حقیر دعوتی کاوش کوشرف قبولیت سے نواز کر مجھے پاسداران ردائے نبوت کے زمرہ میں شامل فرمائے، اسے میرے اور میرے والدین کے لئے باعث نجات اورتوشۂ آخرت بنائے اوراخلاص کے ساتھ اپنے دین متین کی خدمت کی مزید توفیق بخشے،اَللّٰھُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَه وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَه. (آمین)

وصلى الله على خاتم الأنبياء والمرسلين محمدو آله وصحبه أجمعين ومن تبعهيم بإحسان إلى يوم الدين.

خادم العلم والعلماء

عبدالمنان عبدالحنان سلفیؔ

مدیر ماہنامہ ''السراج''

واستاد جامعہ سراج العلوم السّلفیہ، جھنڈانگر، نیپال

۱۵رشوال ۱۴۱۹ھ

۳رفروری ۱۹۹۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہدیۂ تبریک ودعاء

از: خطیب الاسلام حضرت مولانا عبدالرؤوف صاحب رحمانی رحمہ اللہ
سابق ناظم اعلیٰ جامعہ سراج العلوم السّلفیہ، جھنڈانگر، نیپال
وسابق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث نیپال

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم، أما بعد:

ہمارے رسول محمد ﷺ صفت جمال وجلال کے جامع تھے، آپ کا چہرہ بہت ہی خوبصورت تھا، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے تھے کہ ''آپ کا چہرہ چاندوسورج کی طرح روشن تھا'' ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں ''چاند پر نظر ڈالتا تھا اور آپ کے چہرے پر بھی، تو آپ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا'' دست مبارک ریشم سے زیادہ ملائم تھا، جسم اطہر سے عطر کی سی خوشبو نکلتی تھی، جس گلی سے آپ کا گزر ہوتا وہ گلی مہک اٹھتی تھی۔

شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مشہور شعر ہے:

وأحسن منک لم ترقط عيني
وأجمل منک لم تلد النساء

یعنی آپ سے زیادہ حسین وجمیل پر کسی انسان کی آج تک نہ تو نگاہ پڑی ہے اور نہ تو کسی عورت نے آپ سے زیادہ خوبصورت پیدا کیا ہے۔

ایک اور شاعر نے کیا خوب لکھا ہے:

صد ہزاراں صورت اندر قالب حسن وجمال
ریختند اما ز تو مطبوع ترکم ریختند

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جس طرح آنحضرت ﷺ حسن و جمال میں یکتا اور فرد فرید تھے اسی طرح آپ کا دین حق بھی کامل ومکمل تھا، آپ جیسے جامع الصفات اور جامع الکمالات کے بعد کسی دوسرے نبی کی ضرورت کائنات عالم میں نہیں رہ گئی تھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً ﴾ (الأحزاب: ۴۰)

ترجمہ: لوگو! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں ہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

خاتَم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل ہی کو کہا جاتا ہے، یعنی آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کا خاتمہ کر دیا گیا، آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نبی نہیں کذاب ودجال ہوگا، احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع واتفاق ہے، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے، ان کا نزول عقیدۂ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

بکثرت احادیث جو حد تواتر کو پہونچتی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے جو شخص حضور ﷺ کے بعد کسی اور کی نبوت تسلیم کرے وہ کذاب و مرتد ہے۔

مسند احمد میں ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''میری مثال نبیوں میں ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک بہت اچھا اور پورا مکان بنایا، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی جہاں کچھ نہ رکھا، لوگ اسے چوطرف سے دیکھتے بھالتے اور اس کی بناوٹ سے خوش ہوتے لیکن کہتے کیا اچھا ہوتا کہ اس اینٹ کی جگہ پُر کر لی جاتی! پس میں نبیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اسی اینٹ کی جگہ ہوں''۔

محل کی مثال والی حدیث ابوداؤد میں بھی ہے اس کے آخر میں یہ ہے کہ: ''میں اس اینٹ کی جگہ ہوں مجھ پر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم کیا گیا'' اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں: (۱) مجھے جامع کلمات عطا فرمائے گئے (۲) رعب سے میری مدد کی گئی ہے (۳) میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے ہیں (۴) میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے (۵) میں تمام مخلوق کی جانب نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (۶) میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا ہے''۔

قرآن مجید کے اس واضح بیان اور ان احادیث صحیحہ کے بعد اب جو کوئی کسی نبی کا قائل ہو یا خود نبوت کا مدعی ہو اس کے کفر میں مطلقاً شک نہیں ہے، ختم نبوت کا منکر یقیناً کافر و دجال ہے۔

آج سے تقریباً ایک سو سال قبل قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا، اس موقع پر علماء اسلام بالخصوص علماء اہل حدیث نے اس فتنہ کا زبردست مقابلہ کیا اور اپنی تحریر و تقریر سے اسے فرو کرنے کی قابل قدر کوششیں کیں، فتنہ کے آغاز کے وقت جن بزرگوں نے اس کے استیصال کی مبارک کوشش فرمائی ان میں شیخ الکل فی الکل سید میاں محمد نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا قاضی سلیمان سلمان منصور پوری، مولانا عبدالتواب علی گڈھی اور فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہم اللہ کی خدمات آب زر سے لکھی جانے کے قابل ہیں اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے جھود و مساعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

یہ فتنہ آہستہ آہستہ اس وقت پوری دنیا میں پھیل گیا ہے اور ہمارے ملک نیپال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اس کی جڑیں مضبوط ہورہی ہیں، اور مختلف علاقوں کے مسلمان قادیانیوں کے چکر میں پھنس کر مرتد ہورہے ہیں، اس لئے گرچہ اس موضوع پر متعدد کتابیں اردو میں موجود ہیں تاہم اس بات کی ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ اختصار کے ساتھ قادیانیوں کے افکار وعقائد کا جائزہ پیش کردیا جائے تاکہ جو مسلمان اس فتنہ کا شکار ہورہے ہیں وہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہوکر اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عزیز گرامی مولانا عبدالمنان سلفی سلمہ اللہ تعالیٰ استاد جامعہ سراج العلوم السّلفیہ ومدیر ماہنامہ ''السراج'' جھنڈانگر کو جنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب کاری، مغالطہ اندازی اور جھوٹی پیشین گوئی کا پوسٹ مارٹم کیا ہے، احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا ہے اور سادہ لوح لوگوں کو مرزا قادیانی کی عیاری اور مکاری سے بچانے کی بھرپور کوشش کی ہے، میں آں عزیز کی اس دعوتی خدمت پر انھیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور انھیں مزید علمی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے اور اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید اور نفع بخش بنائے۔ (آمین)

وصلى الله على خاتم الأنبياء والمرسلين محمد وآله وصحبه أجمعين

(مولانا) عبدالرؤف رحمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

از: مولانا شمیم احمد ندوی رحفظہ اللہ
ناظم جامعہ سراج العلوم السّلفیہ، جھنڈانگر، نیپال
وسابق امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث نیپال

نحمده و نصلى علىٰ رسوله الكريم،   أما بعد!

زیر نظر تالیف ہمارے جامعہ سراج العلوم السّلفیہ کے ایک باصلاحیت اور ہنر مند استاد مولانا عبدالمنان سلفی کی علمی کاوشوں اور تخلیقی وتحقیقی جدوجہد کا نتیجہ ہے، موصوف علمی وصحافتی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، ایک عرصہ سے دینی وعلمی مجلّات کی ادارت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، ابتدا میں یہیں جھنڈانگر سے شائع ہونے والے ماہنامہ **'نورتوحید'** سے وابستہ رہ کر اس کی ادارتی خدمات خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے، پھر خطیب الاسلام مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی کے مطالبہ وخواہش پر ہمارے جامعہ سے شائع ہونے والے دینی جریدہ ماہنامہ ''السراج'' کے مدیر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں، جنھیں اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت بطریق احسن ادا کررہے ہیں، ساتھ ہی جامعہ میں تدریسی خدمات بھی پوری لگن ودلجمعی، احساس ذمہ داری اورفرض شناسی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں، مذکورہ ماہنامہ میں ان کے معلوماتی مضامین اور وقیع وعلمی موضوعات پر ان کے رشحات قلم وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں ان کے مضامین کی خاص بات ان کا محققانہ طرز وانداز اور اپنی بات کو دلائل سے ثابت کرنے اور مطلوبہ نتائج برآمد کرنے کا منفرد اور قدرے جداگانہ علمی اسلوب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تالیف دراصل ایک طویل تحقیقی مقالہ ہے جو انھوں نے مدرسہ مخزن العلوم رمول، ضلع سرہا نیپال میں منعقدہ دورۂ تدریبیہ میں پیش کیا تھا اور سامعین محفل وشرکائے اجلاس سے خراج تحسین حاصل کرنے کے بعد قدردانوں کے اصرار پر اسے ماہنامہ **"السراج"** میں بالاقساط شائع کیا جسے قارئین **"السراج"** نے کافی سراہا اور اظہار پسندیدگی کیا، جس سے حوصلہ پا کر انھوں نے مبسوط ومرتب طور پر اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کرسکیں اس غرض سے لائبریریوں کی خاک چھان کر مطلوبہ مواد اکٹھا کیا، پھر اپنے اس مضمون کو حشو زوائد سے پاک کر کے ضروری حذف واضافہ کے ساتھ از سر نو مرتب کیا اور مذکورہ موضوع کے بعض تشنہ ونامکمل گوشوں کو مرتب کرتے ہوئے کچھ نئے ابواب کا اضافہ کیا اور اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر ان کی یہ جدو جہد کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت احمدیہ کی شاطرانہ چالوں، ان کی فتنہ سامانیوں اور ریشہ دوانیوں اور ملت اسلامیہ میں شگاف ڈالنے اور اس کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ان کی دسیسہ کاریوں اور مذموم کوششوں سے اہل علم کما حقہ واقف ہیں، اور انھوں نے ہمیشہ یعنی اس کی ابتدائے آفرینش سے ہی ہر محاذ پر ڈٹ کر اس باطل تحریک ونظریہ کا پامردی سے مقابلہ کیا ہے اور ان کی فریب کاریوں اور بہتان طرازیوں کا پردہ چاک کیا ہے، ساتھ ہی ان کے مذموم عقائد پر ضرب کاری لگاتے ہوئے ملت اسلامیہ کو اس فتنہ اور آزمائش سے خبردار کیا ہے، علمائے اہل حدیث کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انھوں نے اس خطرہ کو سب سے پہلے نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس باطل نظریہ کے خلاف پوری ایمانی قوت اور مومنانہ فراست کے ساتھ سینہ سپر ہو گئے اور ایک طویل عرصہ تک زبان وقلم سے فریضۂ جہاد ادا کرتے رہے، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ نے مناظرہ ومذاکرہ اور تقریر وتحریر کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے گمراہ کن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقائد کوطشت از بام کیااور اس کی حقیقت کا آئینہ لوگوں کودکھاتے ہوئے اس کے مکروفریب کا پردہ چاک کیا اور مناظرہ کے میدان میں اس کوشکست فاش سے دوچار کرکے فاتح قادیان کے لقب سے سرفراز ہوئے، یہاں تک کہ مرزا قادیانی ان کے عالمانہ طرز استدلال اور براہین قاطعہ کے سامنے بالکل بے دست و پا ہوگیا،لیکن اپنے معتقدوں کے سامنے اپنا بھرم رکھنے کے لئے مباہلہ کی شکل میں آخری بار دعوت مبارزت دے ڈالی اوراس میں بھی ناکام ونامراداور خائب وخاسر ہوکرزندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھا، اس نے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کودعوت مباہلہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ:''اے اللہ ہم دونوں میں جوجھوٹا ہواسے سچے کی زندگی ہی میں کالرایا طاعون کے مرض میں مبتلا کرکے عبرت ناک موت سے دوچار کر''اورحقائق شاہد ہیں کہ اس اعلان کے صرف ۱۳/ماہ بعدوہ مفتری وکذاب راہی ملک عدم ہوااوراس کی موت جن امراض خبیثہ وموذی بیماریوں بلکہ شدید ہیضہ میں ہوئی اور جس عبرت ناک اورحسرت ناک موت سے وہ دوچار ہوااس سے اس جھوٹے ودغاباز شخص کی حقیقت آشکارا ہوجانی چاہئے اوراس کے جھوٹے دعووں کی قلعی کھل جانی چاہئے،لیکن براہواس تعصب وتنگ نظری کا اورانتہا ہے اس جہالت وبے غیرتی کی کہ اس کی موت کے بعدبھی اس کے متبعین اس کو نبی ماننے پر مصرہیں، جب کہ اس مباہلہ کا دوسرا خوش آئند پہلو یہ تھا کہ اس کی موت کے ۴۰/سال بعدتک مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ زندہ رہ کر دین متین کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے رہے،اوراسلام کی صحیح ترجمانی کاحق اداکرتے ہوئے اس کے باطل نظریہ اورگمراہ کن عقائد کے تاروپود بکھیرتے رہے شیخ الاسلام فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ کے علاوہ اس شرپسند وگمراہ جماعت کے احتساب کے لئے جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھنے والے علماء کی ایک پوری ٹیم ہردورمیں سرگرم عمل رہی اوراعتقادی، فکری،سیاسی اورنظریاتی غرض کہ ہرمحاذ پراسے شکست دے کراس کا ناطقہ بند کیا،بعدکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادوار میں دوسری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑے اور اپنے حصہ کی ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس خطرہ کو ہر وقت محسوس کرنے اور انگریزی سامراج کے اس خود کاشتہ پودے کو تناور درخت بننے سے قبل اس کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے سلسلہ میں جو کردار علمائے اہل حدیث نے ادا کیا وہ سب سے نمایاں اور قابل قدر ہے، ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہر دور میں موجود رہے ہیں جنھوں نے اس کی ہفوات وخرافات کا مسکت و دنداں شکن جواب دیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دعویٔ نبوت کرنے کے ساتھ شان رسالت کی اس نے جو توہین و تذلیل کی ہے اور ایسا کر کے دنیا کے تمام مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے بلکہ خود کو نعوذ باللہ خدا کا ہمسر قرار دے کر اور کہیں بڑا بننے کی ترنگ میں خود کو خدائے ذوالجلال سے برتر ثابت کر کے اس کے غیظ وغضب کو دعوت دی ہے اور شان کبریائی میں جس دریدہ ذہنی و گستاخی کی جسارت کی ہے، اس کے خلاف کسی علمی انداز میں بحث ومباحثہ کی ضرورت ہی نہ تھی بلکہ اس ناپاک زبان کو جڑ سے کاٹ دینی چاہیئے جس نے خدائے قہار و جبار کی شان میں ایسی بدتمیزی و گستاخی کی جرأت کی ہے اور ان پلید ہاتھوں کو قلم کر دینا چاہیئے، جنھوں نے منصب نبوت کی تحقیر و تخفیف کی ہمت کی ہے۔

زیر نظر تالیف اس لحاظ سے قدر و قیمت کی حامل ہے کہ اس میں نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے مبلغ علم کی قلعی کھولی گئی ہے بلکہ اس کے بے سروپا بکواس اور ہفوات وخرافات اور اس کے دعاوی اور عقائد ونظریات کو اسی کی کتابوں اور اسی مکتب فکر کے جرائد ورسائل کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔

اس تالیف کو مربوط طریقہ سے تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے مرزا کے خاندانی پس منظر کے ساتھ ذاتی حیثیت سے اس کے اندر جو خامیاں ہیں انھیں اجاگر کیا گیا ہے، اس کی ذات مجموعہ اضداد اور فکری کج روی کا شکار ہے، کذب بیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افتراء پردازی، دشنام طرازی، ہونٹوں پر گالیاں اور مغلظات کے طوفان سے اس کی ذات نہ صرف متہم ہے بلکہ اس سلسلہ میں سزا یافتہ بھی ہے، یعنی ایک بار گرفتار ہونے کے بعد الٹی میٹم دے کر چھوڑا گیا ہے، اسی طرح خود اسی کی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وہ مجنون ومراقی، فاتر العقل اور کئی ذہنی امراض کا مجموعہ تھا اور جسمانی امراض میں تو ایسے ایسے امراض خبیثہ کا شکار تھا، جن کے تصور سے بھی گھن آتی ہے، ایسے دیوانے اور عقل وخرد سے بیگانے کو جس نے نبی تسلیم کیا ظاہر ہے کہ اس کی عقل میں بھی فتور ہے، ہمیں تو تعجب مرزا کے دعویٰ نبوت اور اس کی لن ترانیوں پر نہیں ہے، کیونکہ ایسے پاگل دیوانے اور اول فول بکنے والے تو ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں، بلکہ تعجب تو ان لوگوں کی عقلوں پر ہے جو ایسے مخبوط الحواس اور جامع رذائل ومنکرات کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔

اس کی خیانت مجرمانہ، ہوس زر اور حرص مال ومتاع کی بھی کئی مثالیں اسی کی کتابوں سے اخذ کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب کی گئی ہیں، اسی طرح منشیات یعنی شراب نوشی اور افیون وغیرہ کے بے دریغ استعمال کی بھی متعدد مثالیں اسی کے خطوط وکتابوں سے پیش کی گئی ہیں، غرض کہ اس کی ذات عام انسانیت کی سطح سے بھی بہت ہی پست تر ہے ایسے شخص کو مسلمان تو کجا عام انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے، چہ جائیکہ نبوت جو انسانیت کی معراج ہے اس کا اسے حقدار ومصداق قرار دیا جائے۔

دوسرے باب میں اس کے دعاوی خاص طور سے اس کے معجزات کی قلعی کھولی گئی ہے اور اپنے جن دعووں اور پیشین گوئیوں کو اس نے معجزہ کی حیثیت سے پیش کیا وہ اس کی زندگی میں ہی غلط ثابت ہو کر اس کے کذب وافتراء اور کور چشمی کا مذاق اڑاتے رہے، لیکن بے غیرتی کی حد یہ کہ اس کے بعد بھی معجزہ پیش کرنے کا اس کا یہ مشغلہ زندگی بھر جاری رہا۔

مقامات مقدسہ، بلد امین مکہ مکرمہ اور مدفن رسول مدینہ منورہ کی جو اس نے توہین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے اسی طرح نبی برحق سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو تختۂ مشق وستم بنانے اوران کی والدہ پاک باطن وپاک طینت عفت مآب مریم علیہا السلام جن کے تقدس وپاکدامنی کی قسمیں کھائی جاتی ہیں ان کے اوپر رکیک اور گھناؤنے الزامات لگا کر اس نے اپنی ناپاک زبان کو جس طرح مزید آلودہ کیا ہے ان کی بھی مثالیں درج کتاب ہیں۔

تیسرے باب میں معیار صدق نبوت کے عنوان سے بڑے اچھوتے انداز میں سچے نبی کی پہچان بتا کر مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔

اہل علم تو بڑی حد تک ان سب باتوں سے واقف ہی ہوں گے، لیکن عوام کا ایک بڑا طبقہ ان کی حقیقت اوراس سلسلہ کی ضروری تفصیلات سے اب بھی بے خبر ہے، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کی تحریروں اورلٹریچروں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے تاکہ قادیانیوں کے پھیلائے ہوئے جال اوردام ہمرنگ زمین سے عوام محفوظ رہ سکیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی ان کاوشوں اور تحفظ ناموس رسول ﷺ کے سلسلہ میں ان کی قابل قدر خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔(آمین)

شمیم احمد ندوی

۱۷ فروری ۱۹۹۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمۂ کتاب

☆ تمہید و توطئہ

☆ چند جھوٹے مدعیان نبوت

☆ فتنۂ قادیانیت کا پس منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمۂ کتاب

الحمدُ لِلّٰهِ وَحدَه وَالصلوٰةُ والسَّلامُ علٰی مَن لا نبيّ بعدَه ، أمابعد:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے انبیاء ورسل کی بعثت کا جوسلسلہ قائم فرمایا تھاوہ سیدالاولین والآخرین، خاتم الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ پرختم ہوگیا اوراس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب ہدایت کے اندرفرمادیا کہ:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً﴾(۱)

ترجمہ: محمد(ﷺ) تم میں کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اورنبیوں کے خاتم ہیں اوراللہ تعالیٰ ہرچیزکوخوب جانتاہے۔

اورخود جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے امت کواس حقیقت سے آگاہ فرمادیاہے کہ میرے اوپرنبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا، مجھے سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی اورقصر رسالت کی آخری اینٹ بنا کربھیجا گیاہے، لہٰذا میرے بعداب قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا اورامت کی ارشادواصلاح کا فریضہ میرے خلفاء اورمیرے علم کے وارث علماء انجام دیتے رہیں گے، جیسا کہ آپ ﷺ کاارشادگرامی ہے:

"كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلّما هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وإِنهُ لا نَبِيَّ بَعدي وَسيكونُ خُلفاءُ فَيكثُرونَ"(۲)

(۱) الأحزاب: ۴۰ (۲) صحيح بخاری ، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ماذكر عن بني إسرائيل: (۳۴۵۵) وصحيح مسلم كتاب الإمارة باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول(۴۷۷۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے، جب ایک نبی کی وفات ہوجاتی تھی، تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ میرے خلفاء بکثرت ہوں گے۔

یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ سے لے کر آج تک ہر دور میں تمام مسلمانوں کا اس عقیدہ پر اجماع رہا ہے کہ سلسلۂ نبوت آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگیا اور اب دنیا میں قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا، البتہ اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کو جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنہ سے باخبر کردیا تھا اور یہ پیش گوئی فرمادی تھی کہ:

”وإنه سيكونُ فيُ امتي كذَّابونَ ثلاثون كلُّهم يزعمُ أنه نبيٌّ، وأنا خاتم النَبِيِّينَ، لانبِيَّ بعديُ“ (۱)

ترجمہ: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

چنانچہ جناب صادق ومصدوق ﷺ کی پیشین گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی اور اللہ کے رسول ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اسود عنسی نے یمن کے شہر صنعاء میں اور مسیلمہ کذاب نے یمامہ کے اندر اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے امت کو اس فتنہ سے دوچار کردیا، اس طرح یہ فتنہ جاری ہوگیا اور تاریخ کے مختلف ادوار میں کئی لوگوں نے مختلف اغراض ومقاصد کے پیش نظر اپنی اپنی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے، چنانچہ ۱۹۹۷ء میں ہندوستان کے ایک مشہور شہر حیدرآباد کے ایک سرپھرے نے بھی کذابوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانے کی کوشش کی، مگر اسے خاطر خواہ کامیابی نہ ملی۔

چند جھوٹے مدعیان نبوت:

سنن ابی داؤد کی مذکورہ روایت کے حوالہ سے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کے

(۱) سنن أبي داؤد، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها: (۴۲۵۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ظہور کی پیشین گوئی کے متعلق علماء کا خیال ہے کہ تیس کی تعداد حصر کے لئے نہیں ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی تعداد نہ اس سے کم ہوگی اور نہ زیادہ، بلکہ اس کا مقصد یا تو کثرت بیان کرنا ہے یا یہ بتانا کہ گو نبوت کا جھوٹا دعویٰ بیشمار لوگ کریں گے، مگر ان میں تیس ایسے ہوں گے جو صاحبِ دبدبہ ہوں گے، یعنی ان کے اذناب واتباع ہوں گے اوران کی جماعت وپارٹیاں ہوں گی، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں تیس کی عدد کے تعلق سے لکھا ہے کہ "إنما المرادبه من كانت له شوكة"(۱)

اور فتح المجید میں ہے کہ "ليس المراد بالحديث من ادعى النبوة مطلقا فإنهم لايحصون كثرة لكون غالبهم وتنشأ دعوتهم عن جنون أوسوداء وإنما المراد من قامت له شوكة وبدي له شبهة كمن وصفنا"(۲)

ذیل میں تاریخ کے چند کذابوں کی فہرست "الكشاف الفريد عن معاول الهدم ونقائض التوحيد للشيخ خالد محمدعلى الحاج" کے حوالہ سے دی جارہی ہے۔(۳)

(۱) اسود عنسی نے دور نبوی میں صنعاء (یمن) کے اندر نبوت کا دعویٰ کیا اور اسے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔

(۲) مسیلمہ کذاب نے بھی دور نبوی ہی میں یمامہ کے اندر دعوئ نبوت کیا اور چالیس ہزار لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسایا، اسے دور صدیقی میں قتل کیا گیا۔

(۳) طلیحہ بن خویلد الاسدی نے دور صدیقی میں خیبر کے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا مگر اس نے بعد میں توبہ کرلی اور دور فاروقی میں بحالت اسلام وفات پائی۔

---

(۱) فتح الباری، ج۳/۳۴۳ (۲) فتح المجید، ص: ۳۲۹

(۳) مطبوعة ادارة إحياء التراث الإسلامى قطر، از ص:۵۹۸تا ص:۶۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) سجاح بنت سوید نے دور صدیقی ہی میں ثعلب کے قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا، البتہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ بھی تائب ہوگئی تھی۔(۱)

(۵) مختار بن ابی عبید ثقفی نے ابن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے ادوار خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے فتنہ کو بڑا فروغ دیا۔

(۶) حارث کذاب، عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں دمشق کے اندر نبوت کا دعویدار ہوا اور بے شمار لوگوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوا بالآخر اسے قتل کیا گیا۔

(۷) عربی زبان کے مشہور شاعر ابو الطیب المتنبی نے بھی کذابوں کی فہرست میں اپنا نام تو لکھوایا، مگر اسے توبہ کی توفیق حاصل ہوئی۔

(۸) خلافت عباسیہ کے بانی خلیفہ ابوالعباس سفاح کے زمانہ میں کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا جن میں اسحاق الاخرس کو زیادہ کامیابی ملی اور کئی قبیلوں نے اس کی پیروی کی مگر اس کے قتل کے بعد یہ فتنہ فرو ہوگیا۔

(۹) مکتفی باللہ کے دور خلافت میں یحییٰ قرامطی نبوت کا دعویدار بنا۔

(۱۰) یحییٰ کے بھائی حسین قرامطی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔

(۱۱) یحییٰ قرامطی کے چچازاد بھائی عیسیٰ بن مہرویہ نے شام میں اس فتنہ کو ہوا دی مگر قتل ہوا۔

(۱۲) مقتدر باللہ کے عہد خلافت میں ابوطاہر قرامطی کا ظہور ہوا۔

(۱۳) راضی باللہ کے دور خلافت میں محمد بن علی نے پہلے نبوت پھر الوہیت کا دعویٰ کیا جسے بعد میں اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا۔

(۱۴) مستظہر باللہ کے دور خلافت میں نہاوند کے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا جسے قتل کیا گیا۔

---

(۱) فتح المجید، ص:۳۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) اسی زمانہ میں مغرب کے اندر متعدد مردوں اور عورتوں نے نبوت کا دعویٰ کیا جن میں ایک شخص کا نام ''لا'' تھا اور وہ حدیث نبوی ''و لا نبي بعدي'' سے نبوت پر استدلال کرتا تھا اور حدیث کا مطلب یہ بتاتا تھا کہ ''لا'' میرے بعد کا نبی ہے۔

(۱۶) پھر انیسویں صدی کے آغاز میں فرقۂ بابیہ کے بانی باب علی شیرازی کا ظہور ہوا اور اس نے فتنۂ دعویٔ نبوت کو خوب ہوا دی، بالآخر ۱۲۶۵ھ میں اسے سزائے موت دی گئی۔

(۱۷) اس کے بعد فرقۂ بہائیہ کے بانی بہاء الدین نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

(۱۸) اور بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بالترتیب مصلح، مجدد، مہدی، اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے کرتے نبوت کا دعویٰ کیا۔(۱)

فتنۂ قادیانیت کا پس منظر:

اٹھارہویں صدی عیسوی کا آخری اور انیسویں صدی عیسوی کا ابتدائی زمانہ ہندوستان کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہی وہ زمانہ تھا جب انگریزی سامراج ہندوستان پر قابض ہوکر اپنے مکروفریب کے ذریعہ اہل ہند پر حکومت کر رہا تھا، مگر ۱۸۵۷ء کے خونیں انقلاب نے ان برطانوی حکمرانوں کا امن وسکون غارت کر دیا تھا اور انھیں اندازہ ہو چکا تھا کہ اب ان کے مکروفریب کا جادو زیادہ دنوں تک نہ چل سکے گا، اس لئے کہ ہندوستان کے باشندے اپنے مذہبی اختلافات کے باوجود انگریزوں کو ملک سے بھگانے پر متفق ہو گئے تھے، اور ان کے خلاف متحدہ محاذ بنا چکے تھے، لہٰذا انگریزوں نے اس اتحاد کو توڑنے اور ہندوستانیوں کا شیرازہ منتشر کرنے کی سازش تیار کی اور اس کے لئے انھوں نے ہندوستانیوں ہی کو آلۂ کار بنانے کی پالیسی اختیار کی،

(۱) علامہ نواب صدیق حسن قنوجی بھوپالی رحمہ اللہ نے ''الإذاعة لما كان ولما سيكون بين يدي الساعة'' نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں کذابین ودجالین کے مفصل حالات قلم بند کئے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ انگریزوں نے اس کام کے لئے اپنے چند وفاداروں اور نمک خواروں کی فہرست بنائی اور ان کے ذریعہ اپنا سازشی جال بچھانا شروع کر دیا۔

انگریزوں کے نمک خواروں میں قادیان (صوبہ پنجاب) کا ایک خاندان سرفہرست تھا، جس نے انگریزوں سے اپنی وفاداری کا ثبوت اس وقت دیا تھا، جب ۱۸۵۷ء میں ہندو، مسلمان اور سکھ مل کر انگریزوں سے برسر پیکار تھے اور اس خاندان کے سربراہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضٰی نے اپنی معاشی بدحالی اور اقتصادی کمزوری کے باوجود پچاس گھوڑوں سے انگریزوں کی مدد کی تھی، اسی خاندان کے ایک شخص مرزا غلام احمد کو انگریزوں نے منتخب کیا تاکہ وہ ان کی رہنمائی میں ہندوستانیوں کے اندر اختلافات کی تخم ریزی کر سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی سامراج کے ساتھ اپنی وفاداری کا مکمل ثبوت دیتے ہوئے فتنہ کا آغاز اس طور پر کیا کہ اولاً اس نے خود کو مجدد اسلام قرار دے کر ہندو مت اور عیسائیت سے مناظروں کا ڈھونگ رچایا اور ان کے عقائد و نظریات پر رکیک حملے کئے، تاکہ ایک جانب اسے مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل ہو جائیں، تو دوسری طرف ہندو، مسلم اتحاد ختم ہو جائے، پھر کچھ دنوں بعد اپنے بارے میں مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کے احساسات وجذبات کو ٹھیس پہونچائی، اور پھر اس فتنہ پرور شخص نے رام کرشن کے اوتار کا روپ دھارن کر کے ہندوؤں میں بے چینی پیدا کر دی، اس طرح اس نے ایک تیر سے کئی شکار کئے اور ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں کو مذہبی سرد جنگ کے اندر مبتلا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

یوں تو انگریز سامراج کو ہندوستان میں بسنے والی تمام قوموں سے خطرہ لاحق تھا مگر وہ سب سے زیادہ مسلمانوں سے خوفزدہ تھا اس لئے انگریزوں نے مسلمانوں میں اختلاف وانتشار پیدا کرنے کی سازش شروع کی اور مسلمانوں کے بنیادی اور مسلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقائد میں شکوک وشبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو ان سے برگشتہ کرنے اور انھیں عقیدہ وعمل کی گمراہیوں میں مبتلا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی، چنانچہ اس نے اپنے آقاؤں کے اشارہ پر بیسویں صدی عیسوی کے بالکل آغاز میں نبوت کا دعویٰ کر کے ایک فتنہ برپا کر دیا اور شان الوہیت اور شان رسالت میں مسلسل گستاخیاں کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہونچائی اور مذہب اسلام کے مقابلہ میں ایک خودساختہ شریعت کی بنیاد ڈال کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کی۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝
ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣
وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

بانی قادیانیت کے حالاتِ زندگی

- ☆ تاریخ پیدائش
- ☆ تعلیم وتربیت
- ☆ مرزا کی بزدلی
- ☆ قادیانی کی بیوقوفی
- ☆ عیاشی وآوارہ گردی
- ☆ سستی شہرت کا دلدادہ
- ☆ قادیانی کا فراڈ
- ☆ براہین احمدیہ کی اشاعت اور چندہ مہم
- ☆ اخلاق وعادات
- ☆ شراب ونشہ کی عادت
- ☆ بددیانتی
- ☆ قادیانی کی بیماری
- ☆ انجام وموت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بانی قادیانیت کے حالاتِ زندگی

تاریخ پیدائش:

فتنۂ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے صوبہ پنجاب میں واقع قصبہ قادیان کے ایک مجہول النسب خاندان کے اندر ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔(۱)

تعلیم وتربیت:

سن شعور کو پہونچنے کے بعد مرزا نے صرف، نحو اور طب کی بعض ابتدائی کتابیں عربی اور فارسی زبان میں غیر معروف اساتذہ سے قادیان ہی میں پڑھیں اور انگریزی کی معمولی تعلیم سیالکوٹ کے ایک شبینہ اسکول میں حاصل کی اور پھر مرزا کی لاپروائی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ بند ہوگیا اور مزید تعلیم حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ نہ آیا، اس سے مرزا کے مَبلغِ علم کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد بچپن ہی سے بزدل، بیوقوف، چور اور مختلف جسمانی وذہنی امراض کا شکار تھا، چنانچہ مشہور قادیانی مصنف یعقوب علی قادیانی مرزا کی سوانح حیات پر مشتمل اپنی کتاب ''حیاۃ النبی'' میں لکھتا ہے کہ:

''باوجودیکہ فن سپہ گری اور فوجی وعسکری تعلیم شرافت وشجاعت کے لوازم میں شمار کی جاتی تھی مگر مرزا نے نہ کبھی کسی مقابلہ میں حصہ لیا اور نہ ہی فن سپہ گری سیکھی''۔(۲)

مرزا کی بزدلی:

جہاں تک مرزا کی بزدلی کا معاملہ ہے تو اس کے لئے صرف یہ واقعہ کافی ہے

(۱) کتاب البریۃ ص: ۱۴۶، از: مرزا غلام احمد قادیانی وروحانی خزائن، ج:۱۳، ص:۱۷۷ (۲) حیاۃ النبی، ج: ۱، ص: ۱۳۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک بار مرغی ذبح کرتے ہوئے اس نے اپنی انگلی کاٹ لی، جس سے وہ اتنا زیادہ خوفزدہ ہو گیا کہ پوری زندگی کوئی جانور ذبح کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔(۱)

قادیانی کی بیوقوفی:

مرزا غلام احمد قادیانی کی حماقت وسفاہت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بار اس کے کچھ ساتھیوں نے اس سے کہا کہ اپنے گھر سے شکر لے آؤ، اور یہ بغیر کسی سے پوچھے شکر سمجھ کر کوئی چیز اڑا لے گیا، مگر جب راستہ میں اسے کھانے لگا تو اسے پتہ چلا کہ یہ شکر نہیں بلکہ نمک ہے۔(۲)

عیاشی وآوارہ گردی:

مرزا غلام احمد جب سنِ شعور کو پہونچا اور جوانی کی منزل میں قدم رکھا تو بعض دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی میں مبتلا ہو گیا، اس کی بعض تفصیلات اسی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب ''سیرۃ المھدی'' میں اپنی ماں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے میری والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن (۳) وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے، جب آپ نے پنشن وصول کر لی، تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھرتا رہا، جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا، حضرت مسیح موعود (غلام احمد) اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے، اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے''۔(۴)

(۱) سیرۃ المھدی، ج: ۳، ص: ۴، مرزا بشیر احمد بن غلام احمد (۲) سیرۃ المھدی، ج: ۱، ص: ۲۲۸ (۳) پنشن کی رقم سات سو تھی، سیرۃ المھدی، ج، ۱، ص: ۴۳ وص: ۱۳۱

(۴) سیرۃ المھدی، ج، ۱، ص: ۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سستی شہرت کا دلدادہ:

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران مرزا غلام احمد نے عیسائی مبلغوں اور انگریز افسروں سے تعلقات پیدا کر لئے اور مذہبی پادریوں سے خفیہ ملاقاتیں کر کے انھیں اپنی حمایت وتعاون کا پورا یقین دلایا پھر اپنی وفاداری کا عہد و میثاق باندھنے کے بعد ملازمت ترک کر دی، اولا اس نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ہندومت اور عیسائیت کا مطالعہ کر کے تصنیف وتالیف کا کام شروع کر دیا اور ہندو مذہب کے خلاف کئی جارحانہ مضامین لکھے ساتھ ہی عیسائیت کی تردید میں بھی کئی اعلانات واشتہارات شائع کئے، اس طرح مرزا غلام احمد کو سستی شہرت حاصل کرنے میں کامیابی مل گئی اور بہت سے سادہ لوح مسلمان اسے اسلام کا سچا مبلّغ اور داعی سمجھ کر اس کے معتقد و مرید بن گئے۔

قادیانی کا فراڈ:

جب مرزا کو اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ مسلمانوں کو اسلام کے دفاع کے نام پر اپنا ہم خیال بنایا جا سکتا ہے اور اس طریقہ سے عزت، شہرت اور دولت بغیر کسی زحمت کے آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے، تو اس نے اعلان شائع کیا کہ وہ اعداء اسلام کے اعتراضات کے جواب میں ایک کتاب مرتب کر رہا ہے جو پچاس جلدوں میں مکمل ہو گی اس لئے مسلمان اس کی اشاعت میں حصہ لیں اور کتاب کی طباعت میں بھرپور تعاون کریں، جس زمانہ میں اس نے یہ اشتہار شائع کیا اس وقت وہ اپنی کرامتوں کو بھی مشتہر کرتا رہا، چنانچہ بیشمار سادہ لوح مسلمانوں نے اسے نہ صرف زبردست عالم تصور کیا، بلکہ ولی اور مجذوب سمجھ کر اس کے پاس کتاب کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی رقمیں بھیجنا شروع کر دیں۔

براہین احمدیہ کی اشاعت:

مرزا غلام احمد نے اپنے حسب وعدہ ۱۸۸۰ء میں موعودہ کتاب براہین احمدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پہلی جلد شائع کی جس میں اسلام کے خلاف ہونے والے اعتراضات کا جواب تو نہ تھا، البتہ وہ کتاب مرزا کے کشف وکرامت کے واقعات، اوراعلانات واشتہارات سے بھری ہوئی تھی، پھرآہستہ آہستہ ۱۸۸۴ء تک اس کتاب کی چار جلدیں منظر عام پر آ گئیں، مگر جب مسلمانوں نے ان کتابوں کو پڑھا تو انھیں بڑی مایوسی ہوئی، اس لئے کہ کتاب کے تمام مشتملات، مرزا کے کرامات وغیرہ پر مبنی تھے، خصوصاً تیسری جلد پڑھ کر باشعور مسلمانوں کو بڑی تشویش ہوئی، اس لئے کہ یہ جلد مرزا نے انگریزی حکومت کی مدح وتعریف کے لئے خاص کررکھی تھی اوراس میں انگریزوں کی اطاعت کو مسلمانوں کے لئے واجب وفرض قرار دیا تھا۔

کتاب کا پانچواں حصہ آغاز تصنیف کے پورے پچیس سال بعد ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا، چونکہ مرزا کو خوب اندازہ تھا کہ لوگ پوچھیں گے کہ پچاس جلدوں کا وعدہ کیا ہوا؟ اس لئے اس نے حفظ ماتقدم کے لئے خود ہی لکھ دیا:

> ’’پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا‘‘۔(۱)

بہرحال مرزا غلام احمد اپنی شاطرانہ چالوں سے سستی شہرت اور دولت کمانے میں کامیاب ہوگیا، انگریزی حکومت نے اسے پورا تحفظ فراہم کیا، اس کی پشت پناہی کی اوراسے بھرپور مدد دی، البتہ اہل نظر علماء نے خطرہ کی بومحسوس کرلی تھی اورانھیں یقین ہوگیا تھا کہ یہ چالباز شخص جلد ہی کوئی نیا فتنہ کھڑا کرنے والا ہے۔

چنانچہ اس نے ۱۸۹۱ء میں مہدی موعود پھر اسی سال مسیح موعود کا دعویٰ کرکے سب کو حیرت زدہ کردیا اور بالآخر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کرکے فتنہ کو آخری شکل دے دی۔

(۱) دیباچہ براہین احمدیہ، ج۵،ص:۴، از مرزا غلام احمد قادیانی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اخلاق وعادات:

مرزاغلام احمد قادیانی کے اخلاق وعادات پر سب سے جامع تبصرہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے اپنے ایک شعر میں کردیا ہے، جسے موصوف نے قادیانیوں کے جلسہ میں بیشمار صنادید قادیانیت کے سامنے برجستہ پڑھا تھا وہ شعر یہ ہے ۔

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
زباں پر گالیاں مجنوں سی باتیں

اور یہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بڑا زبان دراز تھا، دنیا کی شاید ہی کوئی چھوٹی بڑی ایسی گالی ہو جو اس کذاب کے نوک زبان وقلم نہ رہی ہو، جس نے بھی اس کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا، یا اس کے خلاف کچھ لکھا یا زبان کھولی فوراً مرزا کی گندی زبان حرکت میں آجاتی اور اسے ایسی صلواتیں سنا تا کہ اس میدان میں زنخے بھی خود کو بونا تصور کرنے لگے، یہی وجہ ہے کہ اس جھوٹے نبی کی فحش کلامی اور بدزبانی کے خلاف اس پر مقدمہ بھی قائم ہوا اور عدالت کے دو فاضل ججوں نے اس جھوٹے نبی کی شان میں یہ شہادت تحریر کی ''غلام احمد بدخلق، فحش گو اور بدزبان ہے'' چنانچہ خود مرزا نے بھی اعتراف کیا ہے ''میں نے نائب حاکم سے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد برے الفاظ استعمال نہ کروں گا''۔(۱)

شراب اور نشہ کی عادت:

آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرزا غلام احمد شراب ومنشیات کا عادی تھا، اس نے تریاق الٰہی نام سے ایک دوا تیار کی تھی جسے وہ خود کھاتا تھا اور اپنے لڑکے کو بھی استعمال کراتا تھا، اس دوا کے بارے میں مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ اس میں نصف سے زیادہ افیون ہوتا تھا، مرزا بشیر احمد کی شہادت ملاحظہ ہو:

(۱) کتاب البریہ، ص:۱۳۰، از: مرزا قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تحت بنایا اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد خلیفہ اول کو حضور چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے''۔(۱)

اور خود مرزا کی ایک شہادت اپنے خلاف دیکھئے، مرزا نے حکیم محمد حسین کو ایک خط لکھ کر شراب طلب کی ہے، لکھتا ہے:

''محبی اخویم حکیم محمد حسین! اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے، باقی سب خیریت ہے''۔(۲)

اور پلومر کی دوکان سے جب پوچھا گیا کہ ٹانک وائن کیا ہے تو اس نے جواب دیا:

''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے''۔(۳)

بد دیانتی:

مذکورہ عادات قبیحہ اور خصائل شنیعہ کے ساتھ ہی مرزا غلام احمد قادیانی معاملات اور لین دین میں حد درجہ نا قابل اعتماد تھا بلکہ یہ کہنا درست ہے کہ اس نے اپنی نبوت کو مال و زر کمانے اور جمع کرنے کا اہم ذریعہ بنا لیا تھا، چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے اس نے ایک تہدید آمیز اعلان شائع کیا کہ:

(۱) اخبار الفضل قادیان ۱۹ر جولائی ۱۹۲۹ء

(۲) خطوط امام بنام غلام ص:۵

(۳) منقول از سودائے مرزا، ص:۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے ہر متبع کے لئے ضروری ہے کہ وہ ماہانہ اپنے مال کا کچھ حصہ میرے پاس بھیجے، اس اعلان کے شائع ہونے کے تین ماہ بعد تک ہم انتظار کریں گے اور اگر اس دوران کسی نے اپنے مال کا کچھ حصہ نہ بھیجا تو اس کا نام مریدوں کی فہرست سے خارج کر دیں گے''۔(۱)

اور دوسری بار یہ اعلان شائع کیا کہ:

''لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ قادیانیت کی ترویج واشاعت کے لئے چندہ دیں، اس لئے کہ بغیر پیسے کے کچھ نہیں ہوسکتا، چندے اللہ کے رسول ﷺ اور موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے ادوار میں بھی جمع کئے گئے، اس لئے میری جماعت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس بابت توجہ کریں اور جس قدر چندہ ممکن ہو اکٹھا کریں''۔(۲)

چنانچہ ان اعلانات کے بعد لوگوں نے اسلام کی خدمت کے نام پر خوب خوب چندہ بھیجا، مگر چندہ کی یہ بھاری رقوم کہاں صرف ہوئیں؟ ان کی تفصیلات کے لئے قادیانی مفتی سرور شاہ کی مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیے:

''پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشک پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے، اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے، غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچایا کرتے تھے، اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے، لیکن جب ہماری بیویاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو وہاں سے واپس آکر ہمارے سر پر چڑھ گئیں کہ تم جھوٹے ہو ہم نے تو قادیان جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے، جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا عشرِ عشیر بھی باہر نہیں، حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لئے قومی روپیہ ہوتا ہے''۔(۳)

---

(۱) روح المہدی، ص:۱

(۲) قادیانی جریدہ ''بدر'' ۹ر جولائی ۱۹۰۳ء (۳) کشف الاختلاف، ص:۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی پر اس کے مریدوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ دین کے نام پر جمع ہونے والا چندہ وہ خود اپنے اور اپنی بیوی اور بچوں پر خرچ کرتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ وہ ان چندوں کا حساب دے اس کے جواب میں غلام احمد نے بڑی ڈھٹائی سے کہا کہ:

''میں کوئی تاجر نہیں ہوں کہ اپنے پاس حساب رکھوں اور نہ جمعیت کا محاسب ہوں کہ اس کا خرچ محفوظ رکھوں، میں زمین پر اللہ کا خلیفہ ہوں اس لئے کسی کو حق نہیں کہ وہ مجھ سے سوال کرے کہ میں نے کہاں خرچ کیا، جو لوگ مجھے اپنا مال دیتے ہیں اور مجھ سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے اور اس بارے میں اعتراض کو ایمان کے خاتمہ کا سبب سمجھتے ہیں ایسے لوگ سچے مومن ہیں''۔(۱)

گذشتہ سطور میں لکھا جا چکا ہے کہ اپنی شہرت کے ابتدائی دور میں مرزا غلام احمد نے اعلان شائع کیا تھا کہ وہ اسلام کے دفاع کے سلسلہ میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کر رہا ہے اور جو لوگ اس کی پیشگی قیمت ادا کریں گے، انھیں کتاب نصف قیمت پر فراہم کی جائے گی، چنانچہ بیشمار سادہ لوح مسلمان دھوکہ میں آ گئے اور پچاس جلدوں کی قیمت یکمشت پیشگی دے دی، لیکن جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ موعودہ کتاب کی صرف چار جلدیں ہی مرزا کی زندگی میں منظر عام پر آ سکیں اور پانچویں جلد مرزا کی موت کے بعد ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی، مرزا کو اندازہ تھا کہ لوگ یہ سوال ضرور کریں گے کہ آپ نے پچاس جلدں کی قیمت وصول کی ہے اور صرف پانچ جلدیں ہمیں حاصل ہوئی ہیں، اس لئے مرزا نے پانچویں جلد کے مقدمہ میں اس کا جواب بھی لکھ دیا کہ:

''جی ہاں! میں نے گو کہ کتاب کو پچاس جلدوں میں شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا، مگر

(۱) ملخص از اعلان غلام قادیانی، شائع شدہ جریدہ ''الفضل'' ۱۹/ستمبر ۱۹۳۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے پانچ جلدیں شائع کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے، اس لئے کہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے میں وعدہ خلاف ہرگز نہیں ہوں''۔(۱)

اس طرح جن لوگوں نے اسلام کی خدمت کے نام پر چندہ بھیجا تھا، انھوں نے جب اس کا حساب طلب کیا تو مرزا کا جواب تھا کہ:

''یہ مال اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے میں اس میں سے ایک پیسہ بھی نہیں واپس کروں گا اور نہ ہی اس بارے میں جواب دوں گا اور جو مجھ سے حساب مانگتا ہے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس کے بعد مجھے کچھ نہ دے''۔(۲)

قادیانی کی بیماری:

مرزا غلام احمد قادیانی بچپن ہی سے مختلف جسمانی وذہنی امراض میں مبتلا تھا، مرزا کے لڑکے بشیر احمد اور بعض قادیانی مصنفین نے مرزا کی حیات سے متعلق جو کتابیں تحریر کی ہیں ان سے مندرجہ ذیل امراض کا پتہ چلتا ہے:

☆ دایاں ہاتھ بچپن سے ٹوٹا تھا، جس سے وہ پانی کا برتن تک نہ اٹھا سکتا تھا۔

☆ وہ اپنے والد کے زمانہ ہی سے تپ دق وسل (ٹی۔بی) کی بیماری میں مبتلا تھا۔

☆ مرزا کو اکثر دورانِ راس ہوتا تھا، چنانچہ مرزا نے براہین احمدیہ میں خود لکھا ہے کہ ''چکر آنے کی وجہ سے میں بسا اوقات زمین پر گر پڑتا ہوں اور میرا بلڈ پریشر حد درجہ لو ہو جاتا ہے یہ صورت حال بہت تکلیف دہ ہوتی ہے'' دوران راس کے سبب مرزا اکثر رمضان کے روزے بھی نہ رکھتا تھا۔

☆ کثرتِ بول کا عارضہ اس قدر شدید تھا کہ مرزا کا خود بیان ہے کہ ''کبھی

(۱) مقدمہ براہین احمدیہ، ج ۵ ص: ۷، از مرزا قادیانی

(۲) قادیانی اخبار ''الحکم'' ۲۱ / مارچ ۱۹۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھار مجھے رات میں چار سو بار پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا ہے“۔

☆ مرزا اعصابی مرض میں بھی مبتلا تھا اور اس کا حافظہ بھی بے حد کمزور تھا، جس کا ذکر اس نے اپنے متعدد خطوط میں کیا ہے، چنانچہ ایک خط میں لکھتا ہے کہ:

”میں اعصابی مرض کا شکار ہوں جس کی وجہ سے نہ گرمی برداشت کر پاتا ہوں اور نہ سردی“۔(۱)

ایک دوسرے خط میں اپنے حافظہ کے بارے میں یہ انکشاف کیا ہے کہ:

”میرا حافظہ بیحد کمزور ہے، ایک شخص سے میری بار بار ملاقات ہوتی ہے مگر میں بھول جاتا ہوں کہ میری اس سے کبھی ملاقات ہوئی تھی، سوءِ حفظ کی حالت ناقابل بیان ہے“۔(۲)

☆ آنکھیں اس حد تک کمزور تھیں کہ وہ انھیں کھول نہ سکتا تھا۔(۳)

☆ مرزا غلام احمد ایک نفسیاتی اور ذہنی مرض - مالیخولیا - میں بھی مبتلا تھا جس کے بارے میں علامہ برہان الدین نے لکھا ہے کہ:

”مراق ایسا مرض ہے جس میں طبعی تصورات وخیالات بدل کر اس حد تک غیر طبعی ہو جاتے ہیں کہ مریض خود کو عالم الغیب سمجھنے لگتا ہے اور بعض مریض تو خود کو فرشتہ اور بعض خدا سمجھنے لگتے ہیں“۔(۴)

☆ مرزا غلام احمد ہسٹریا جیسے نفسیاتی اور اعصابی مرض کا بھی شکار تھا۔(۵)

مذکورہ اہم امراض کے علاوہ دردسر، بے خوابی، بدہضمی، ضعف قلب اور اسہال جیسے امراض میں بھی مرزا مستقل طور پر مبتلا تھا۔

---

(۱) مکتوبات احمدیہ، ج۵، خط نمبر:۲ (۲) مکتوبات احمدیہ، ج۵، خط نمبر:۳

(۳) سیرۃ المہدی، ج۲، ص:۷۷ (۴) القادیانیہ، از: علامہ احسان الٰہی ظہیر، ص:۱۳۳

(۵) سیرۃ المہدی، :ج۲، ص:۵۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

انجام وموت:

مرزاغلام احمد قادیانی کی پوری زندگی کذب بیانی، دروغ گوئی، دشنام طرازی، دھوکہ دہی، فریب کاری اور مکاری سے عبارت تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مفتری اور دجال شخص کو اسی دنیا میں مزہ چکھادیا اور اس کو مختلف امراض میں مبتلا کر کے اس کی زندگی کی خوشیوں کو چھین لیا اور موت سے پہلے ہی اس پر ذلت ونکبت مسلط کر کے اسے دوسرے کذابوں کے لئے باعث عبرت بنادیا۔

زندگی بھر مرزاغلام احمد متعدد امراض کی شکل میں عذاب الٰہی تو جھیلتا ہی رہا، مگر جب دنیا سے اس کے رخصت ہونے کا وقت آیا تو بھی اللہ قہار وجبار کے قہر وغضب کا نشانہ بننے سے نہ بچ سکا اور اللہ نے اس کو ذلت آمیز اور رسوا کن موت سے ہمکنار کیا۔

اس واقعہ کا سب سے عجیب وغریب پہلو یہ ہے کہ مرزا کے کذب وافتراء کے خلاف آخری شاہد اللہ تعالیٰ نے مرزا کو خود بنادیا، فاعتبروا یاأولی الأبصار۔

تاریخ گواہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جب اپنے زبردست حریف اور اسلام کے سچے ترجمان علامہ ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ سے عاجز آگیا اور ان کے دنداں شکن جواب کی تاب نہ لاسکا، مولانا کے علمی اعتراضات کا جواب دینے کی سکت اس میں باقی نہ رہی اور پے درپے متعدد تحریری وتقریری مقابلوں اور مباحثوں میں اسے ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا، تو اس نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے نام شائع ایک اشتہار میں یہ دعا کی:

> ”اب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر میں ایسا ہی کذاب ومفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں، تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہوجاؤں، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد وکذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی، اور وہ ذلت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وخواری کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام وہلاک ہوجاتا ہے اوراگر میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں تو آپ میری زندگی میں کالرا یا طاعون کے مرض میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجائیں''۔

پھر اس نے اشتہار کے آخر میں دعا کا اعادہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

''اے اللہ! اگر میں تیرے اوپر رات ودن بہتان باندھتا ہوں اور تیری نگاہ میں مفسد وکذاب ہوں تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کردے اور میری موت سے انھیں اوران کی جماعت کوخوش ہونے کا موقع دے''۔(۱)

چنانچہ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے کذب وافتراء پر مہر تصدیق ثبت کردی اور یہ جھوٹا اور مفتری شخص اس اشتہار کی اشاعت کے ٹھیک ایک سال ایک مہینہ دس دن کے بعد ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو کالرا (ہیضہ) کے مرض میں مبتلا ہوکر اپنے انجام کو پہونچا، جب کہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اس کے بعد تقریبا چالیس برس بقید حیات رہے، اوراس کی فتنہ پرور جماعت کی خانہ تلاشی لے کر اسے بے نقاب کرتے رہے۔

مرزا غلام احمد کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے متنبیٔ قادیان کی موت کی جوتفصیلات اپنی والدہ کے حوالہ سے ''سیرۃ المہدی'' میں نقل کیا ہے وہ بہت ہی سبق آموز ہیں اور عبرت وموعظت کے لئے اس کا ذکر مناسب ہے، چنانچہ مرزا کی بیوی کا بیان ہے کہ:

''پہلے ایک پائخانہ آیا اور اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا، مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جاسکتے تھے، اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوئے، اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی، مگر ضعف بہت ہوگیا تھا، اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی، جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے

(۱) تبلیغ رسالت، از: مرزا غلام احمد قادیانی، ج۱۰، ص: ۱۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی‘‘۔(۱)

نیز قادیانی اخبار ’’پیغام صلح‘‘ نے مارچ ۱۹۳۹ء کے شمارہ میں یہ لکھا ہے کہ:

’’بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا‘‘۔(۲)

فاعتبروا یاأولی الأبصار

☆☆☆

(۱) سیرۃ المہدی، ص:۱۰۹

(۲) پیغام صلح، ماہ مارچ ۱۹۳۹ء

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

قادیانی عقائد و نظریات

☆ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد
☆ اللہ تعالیٰ کے بارے میں قادیانی عقائد
☆ عقیدۂ ختم نبوت
☆ ختم نبوت کے دلائل
☆ مرزا کا دعویٰ نبوت
☆ جبرئیل کی آمد
☆ قادیانی قرآن
☆ قادیانی مذہب کے خلفاء اور صحابہ
☆ حرمین شریفین کی بے حرمتی
☆ شان رسالت میں قادیانیوں کی گستاخیاں
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانی غلط بیانی
☆ قادیانی عقائد ایک نظر میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے مسلمہ عقائد:

تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات تمام کمالات واوصاف حمیدہ کی جامع اور ہر قسم کے عیوب ونقائص سے منزّہ ومبرّا ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ ہی کسی کا لڑکا، نہ اس کا کوئی ہمسر اور شریک وسہیم ہے اور نہ ہی کوئی اس کے مشابہ اور مثل، نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور نہ کوئی اس کا معاون ومددگار، وہ حیّ وقیوم ہے جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ۔

اللہ جل شانہٗ کے بارے میں مسلمانوں کے عقائد، قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں، اس سلسلہ میں بعض قرآنی نصوص ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، اللَّهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ ﴾(۱)

ترجمہ: اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے (کسی کو) جنا ہے اور نہ وہ خود جنا گیا ہے اس کا کوئی مثل اور ہمسر نہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ اس کی ذات تشبیہ وتمثیل سے منزّہ اور پاک ہے۔

﴿.....لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں یہ بتایا کہ اس کی ذات حیّ وقیوم ہے جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ، چنانچہ ارشاد ہے:

﴿اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ....﴾(۳)

(۱) الاخلاص: ۱ تا ۴ (۲) الشوریٰ: ۱۱ (۳) البقرۃ: ۲۵۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کوئی سچا معبود نہیں، سوا اس ذات کے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کا سنبھالنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

اسی طرح کتاب وسنت کے واضح دلائل کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ جناب محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور پیغمبر ہیں، ان پر سلسلہ نبوت ورسالت ختم ہوگیا، آپ کے بعد قیامت تک دنیا میں کوئی نبی نہ آئے گا، اس لئے آپ کی امت آخری امت ہے اور آپ کا دین آخری دین وشریعت ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام پر اجمالاً ایمان لایا جائے ان کا ادب واحترام کیا جائے، البتہ کسی کو کسی پر فضیلت نہ دی جائے۔

نیز مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ پوری دنیا کے شہروں میں سب سے مقدس شہر مولد رسول مکہ مکرمہ اور مدفن رسول مدینہ طیبہ ہے اور دنیا کی کوئی بھی عبادت گاہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے برابر وہم پلہ نہیں ہے، چہ جائیکہ مقام اور مرتبہ میں ان سے بڑھ جائے۔

یہ بعض ایسے موٹے موٹے عقائد ہیں جن پر چودہ سو برسوں سے مسلمانوں کا یہ اجماع رہا ہے اور فکری، نظریاتی، مذہبی اور ملکی اختلافات کے باوجود ان مسلمہ امور میں کبھی کوئی اختلاف نہ ہوا۔

چونکہ امت اسلامیہ کو گمراہ کرنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے قادیانی خود کو مسلمان قرار دیتے ہیں اور قادیانیت کو مسلمانوں کے ایک فرقہ کے طور پر پیش کرتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کے پس منظر میں ان کے عقائد کا جائزہ لے لیا جائے تاکہ ان کے دعویٰ کی حقیقت طشت از بام ہوسکے اور پتہ چل جائے کہ قادیانیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی رشتہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ "وہ روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، لکھتا ہے، پڑھتا ہے اور دستخط بھی کرتا ہے، وہ غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہونچتا ہے، یاد بھی رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے، مجامعت بھی کرتا ہے اور بچہ بھی جنتا ہے، اس کا تجزیہ ہوسکتا ہے، اسے تشبیہ دی جاسکتی ہے اور اس کی تجسیم بھی جائز ہے۔ **والعیاذ باللہ.**

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"قال الله لی إنی أصلی و أصوم و أسهر و أنام"(۱)

ترجمہ: یعنی اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں، بیدار بھی رہتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔

مرزا قادیانی نے ذات باری کی شان میں اس سے بڑی گستاخی یہ کی کہ اللہ کی جانب خطا ونسیان کی نسبت کردی، جب کہ قرآن کریم صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہے کہ:

"لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسٰى"(۲)

ترجمہ: یعنی میرا رب نہ بہکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

مگر قادیانی کے بقول اس کے رب نے بذریعہ وحی اسے آگاہ کیا کہ:

"إنی مع الرسول أجیبُ و أخطئ و أصیبُ إنی مع الرسول محیط"(۳)

ترجمہ: میں رسول کے ساتھ ہوں، اس کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی کرتا ہوں اور صواب کو بھی پہونچتا ہوں، میں رسول کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔

(۱) البشری ج،۲، ص:۷۹، وتذکرہ ص:۴۷۴، از: مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) طٰہ:۵۲ (۳) البشریٰ، ج۲، ص:۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے اوپر مرزا غلام احمد کی ایک اورافتراء پردازی ملاحظہ فرمائیں وہ لکھتا ہے کہ:

''ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے،تا کہ وہ ان کی تصدیق کر دے اوران پر اپنے دستخط ثبت کر دے،مطلب یہ تھا کہ وہ باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہوجائیں،سوخدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اورقلم کی نوک پر جو سرخی تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اورعبداللہ (مرزا کا ایک مرید) کے کپڑوں پر پڑے اور جب حالتِ کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اورعبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطرے سے تربتر دیکھا''۔(۱)

یہ ہیں اللہ کے بارے میں قادیانیوں کے عقائد۔(العیاذ باللہ)

اوپر لکھا گیا ہے کہ آیت قرآنی ''لیس کمثله شئی'' کی روشنی میں یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تشبیہ وتمثیل سے منزّہ اور پاک ہے،مگرمرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی تمثیل بلکہ تجسیم کرنے کی جرأت کرڈالی ہے،وہ لکھتا ہے:

''ہم تخیلی طور پرفرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایسا وجوداعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ،بیشمار پیراور ہرعضواس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اورلاانتہا طول وعرض رکھتا ہے''۔(۲)

یہی کیا کم تھا کہ مرزائیوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات کوتشبیہ دینے کی جسارت کی ،مگراس سے آگے انھوں نے شان رب العالمین میں جو گستاخی اور بدتمیزی کی ہے اس کی مثال شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں مل سکے، چنانچہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ

(۱) تریاق القلوب،ازمرزا،ص:۳۳،حقیقة الوحی ،ازمرزا ،ص:۲۵۵

(۲) توضیح المرام،ص:۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(نعوذباللہ من ذلک) اللہ مباشرت ومجامعت بھی کرتا ہےاوراولادبھی جنتا ہے، بلکہ اللہ نے خودمرزاغلام احمد سے صحبت کی اور پھر وہ نتیجۃً پیدا بھی ہوا''۔

قادیانیوں کے اس گندے عقیدہ پر اگر کسی کو یقین نہ آئے تو قادیانیوں ہی کی تحریریں ملاحظہ فرمالیں، قادیانی مصنف قاضی یار محمد رقم طراز ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقعہ پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیّت کی قوت کا اظہار فرمایا''۔(۱)

یہ تو مرزاغلام احمد قادیانی کے ایک مرید کا نقل کیا ہوا بیان ہوا، خودمرزا کی ہرزہ سرائی ملاحظہ کیجئے:

''مجھے مریم بنایا گیا اور میں دوسال مریم رہا، پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی، اوراستعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیااورآخرکئی مہینہ کے بعدجودس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا''۔(۲)

گویا اس شیطان صفت قادیانی نے خودکو مسیحِ موعوداورعیسیٰ ابن مریم ثابت کرنے کے لئے ہر حربہ اختیار کر ڈالا یہاں تک کہ ذات باری کو بھی نہ بخشا، نیز''حقیقۃ الوحی'' کے حاشیہ میں آیت قرآنی ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا....﴾(۳) کا مصداق خودکوقراردیا ہے، اس طرح قادیانیوں کا اپنے جھوٹے نبی کے بارے میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے۔ (والعیاذ باللہ)

(۱) اسلامی قربانی، از قاضی یار محمد، ص:۳۴ (۲) کشتی نوح، ازمرزا، ص:۴۷

(۳) التحریم:۱۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی صراحت کے ساتھ مرزا قادیانی نے خودکو اللہ کا بیٹا بتایا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا کہ:

"أنت من ماء نا وهم من فشل"(۱)

ترجمہ: یعنی تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ ناکامی اور بزدلی سے۔

"أنت مني بمنزلة ولدي"(۲)

ترجمہ: تو میرے نزدیک میرے لڑکے کے مانند ہے۔

اور جن الہامات کی نسبت مرزا نے اللہ تعالیٰ کی جانب کی ہے، ان میں بعض سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ مرزا صرف اللہ کا بیٹا ہی نہیں بلکہ عین خدا ہے، چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے بتایا کہ:

"تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے، میرا ظہور تیرا ظہور ہے"۔(۳)

اور حد تو یہ ہے کہ ان اکاذیب اور اباطیل سے بھی مرزا کو قرار نہ آیا اور اس نے خودکو الوہیت کے مقام پر لا کھڑا کیا جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے مارنے اور جلانے کی طاقت حاصل ہے"۔ (۴)

اور آگے چل کر تو یہاں تک کہہ گیا کہ:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں تو میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں....میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کہا کہ ہم ایک جدید نظام، جدید آسمان، جدید زمین کے خواہاں ہیں، پھر میں نے اولا آسمان و زمین کو اجمالی طریقہ پر بغیر کسی ترتیب کے پیدا کیا، پھر میں نے ان کو الگ الگ کرکے انھیں ترتیب دی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا تھا اور مجھے ان کی تخلیق پر قدرت معلوم ہوتی ہے، پھر میں نے دنیا کی تخلیق کی اور

(۱) انجام آتھم، ص:۵۵ (۲) حقیقۃ الوحی، ص:۸۶، از مرزا قادیانی

(۳) تذکرہ از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۶۵۰، وص:۷۰۰ (۴) خطبۂ الہامیہ، ص:۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إنا زيَّنا السماء الدُّنيا بِمَصَابيح﴾ پھر میں نے کہا"الآن تخلق الإنسان من سلالة من طين".(۱)

اللہ جل شانہٗ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی خود ساختہ امت جو عقائد رکھتی ہے اس کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کر دی گئی، آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کوئی نبی تو کیا معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی اللہ کے بارے میں اتنے گندے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر ایسی افتراء پردازیاں کرنے کی جرأت کر سکتا ہے، اب بھلا ایسے گندے عقائد ونظریات کی تعلیم دینے والے مالیخولیائی مریض کو نبی کا درجہ دینا اور شانِ ذاتِ باری تعالیٰ میں گستاخی و بدتمیزی کرنے والے افیونی کو رسول قرار دینا عقلی دیوالیہ پن کی دلیل نہیں تو پھر اور کیا ہے؟۔

عقیدۂ ختم نبوت:

اوپر یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور عہد صحابہ سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا یہ مسلمہ عقیدہ رہا ہے کہ سلسلۂ نبوت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا مگر قادیانی مذہب قولاً وفعلاً اس عقیدہ کا منکر ہے اور ختم نبوت سے متعلق واضح نصوص کی تحریف وتاویل کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے افضل الانبیاء اور سید المرسلین تصور کرتا ہے اور یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، چنانچہ مرزا محمود احمد بن غلام احمد قادیانی اپنے اس عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ:

"ہمارا یقین ہے کہ اس امت کی درستگی کے لئے ہر ضرورت کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا"۔(۲)

---

(۱) آئینۂ کمالات اسلام، ص: ۵۶۴ وص: ۵۶۵ "مرزا غلام احمد قادیانی کے مزعومہ عربی الہامات کا مجموعہ" مرتبہ منظور الٰہی قادیانی (۲) قادیانی اخبار "الفضل" ۱۲ رمئی ۱۹۲۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی صراحت کے ساتھ ایک جگہ اور لکھتا ہے:

''انھوں نے سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہوگئے اور ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر ہی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک نبی تو کیا میں کہتا ہوں ہزار نبی ہوں گے''۔(۱)

اور اپنی ایک کتاب میں اپنے اس دعوی کو منطقی طور پر اس طرح ثابت کیا کہ:

''اگر یہ خیال ہے کہ دنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے''۔(۲)

ختم نبوت کے دلائل:

ایک جانب قادیانیوں کا یہ عقیدہ سامنے رکھئے اور دوسری طرف قرآن وسنت کے نصوص ملاحظہ فرمائیے اور اندازہ کیجئے کہ اس خودساختہ نبی نے ختم نبوت کا انکار کر کے کتنے بڑے فتنہ کا دروازہ کھول دیا ہے، ختم نبوت کے سلسلہ میں قرآن وحدیث میں دلائل کا انبار لگا ہوا ہے، لیکن یہاں بطور نمونہ چند دلائل کے ذکر پر اکتفا کیا جارہا ہے:

(۱) اس باب میں سب سے واضح دلیل قرآن کریم کی آیت شریفہ ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ...﴾ (۳) ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین قرار دے کر اس قضیہ کو صاف کر دیا اور خود نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ان سے ثابت ہوتا ہے کہ سلسلۂ نبوت آپ پر ختم ہوگیا۔

اس سلسلہ کی چند احادیث شریفہ ملاحظہ کریں:

''قال النبی ﷺ كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون...''(۴)

---

(۱) الفضل ۱۲؍مئی ۱۹۲۵ء) (۲) انوار خلافت ص:۶۳، از مرزا محمود، الفضل ۲۷؍فروری ۱۹۲۷ء) (۳) الأحزاب:۴۰ (۴) صحيح البخاری/ كتاب أحاديث الأنبياء/ باب ماذكر عن بنی إسرائيل:(۳۴۵۵) وصحيح مسلم كتاب الإمارة باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول(۴۷۷۳)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ہدایت ورہنمائی انبیاء کرام فرماتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”إنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنىٰ بَيْتًا فَأحْسَنَهُ وَأجْمَلَهُ إلَّامَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَال: فَأنَا اللَّبِنَةُ وَأنَاخَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ“.(۱)

ترجمہ: کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک حسین وجمیل گھر بنایا مگر ایک کنارے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے اردگرد گھومتے ہیں اور اس شخص پر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہاں ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

اسی مفہوم کی روایات صحیح مسلم کتاب الفضائل میں بھی ہیں، جن کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ”جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ“ یعنی میری بعثت ہوئی اور میرے ذریعہ سلسلۂ نبوت پر مہر لگ گئی۔(۲)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”فُضِّلت على الأنبيَاءِ بستٍ: أعطيتُ جوامعَ الكلمِ ونُصرتُ بالرعبِ وأُحِّلَتْ لِىَ الْغنائِمُ وجُعلتُ لى الأرضُ طَهُورًا وَمَسجِداً وأرسلتُ إلى الخلقِ كَافةً وَخُتِم بِي النَّبِيُّوْنَ“.(۳)

(۱) صحيح بخارى/كتاب المناقب ،باب خاتم النبيين: (۳۵۳۵)
وصحيح مسلم كتاب الفضائل باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين(۵۹۶۱)
(۲) الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل،باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين:
(۵۹۶۳) (۳) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة:(۱۱۶۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مجھے تمام انبیاء پر چھ چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی (۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا (۲) رعب سے میری مدد کی گئی (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا (۴) میرے لئے پوری زمین مسجد اور پاک قرار دی گئی ہے (۵) میں ساری مخلوق کے لئے بھیجا گیا ہوں (٦) میرے اوپر سلسلۂ نبوت ختم ہوا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلارَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلانَبِيَّ". (۱)

ترجمہ: رسالت ونبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا، پس میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

☆ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"فإني آخرُ الأنبياء وإنّ مسجدي آخرُ المساجد". (۲)

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

مذکورہ احادیث نبویہ کے علاوہ صحیحین، سنن اور جوامع میں بکثرت ایسی روایتیں ملتی ہیں جن میں صراحت کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے اپنے اوپر ختم نبوت کا اعلان کیا ہے، ان صریح نصوص کے باوجود اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی دعویدار نبوت کی تصدیق کرتا ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ شخص اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی بات ہی سچ ہے اور دوسروں کے دعوے جھوٹے اور بے بنیاد ہیں۔

مرزا کا دعوئ نبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے سلسلہ میں مذکورہ نصوص ثابتہ اور ادلۂ

(۱) جامع ترمذی، ابواب الرؤیاء عن رسول اللہ ﷺ باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات: ۲۲۷۲ (۲) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوة بمسجدی مکة والمدینة: (۳۳۷٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطعیہ کے باوجود یہ دعویٰ کرنے کی جسارت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسیح موعود اور نبی بنا کر بھیجا ہے، اسے کتاب وشریعت دی ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے پاس وحی لے کر آتے ہیں، وہ خود تمام انبیاء بشمول سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہے اور اس کا وطن قادیان مکہ ومدینہ سے بھی زیادہ محترم ہے۔

مرزا کے ان دعووں میں کتنی سچائی ہے اس کا اندازہ تو آپ اس کے حالات زندگی پڑھ کر لگا چکے ہیں کہ جو شخص دنیاوی معاملات میں قابل اعتماد نہ ہو اس پر بھلا دین کے متعلق کیسے بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟ اس لئے ہم ذیل میں صرف اس کے دعووں کو اسی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیتے ہیں، اس کے ان دعووں کو یہاں پیش کرنے کی ضرورت صرف اس وجہ سے ہے کہ کچھ سادہ لوح مسلمان اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا تھا بلکہ خود کو مجدّد وقت کے طور پر پیش کیا تھا، اب آپ اس کی تحریریں ملاحظہ کر کے خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ خود کو کیا کہتا اور سمجھتا تھا اور اس کے اتباع واذناب اسے کیا مقام دیتے ہیں۔

☆ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں دعویٰ کیا ہے کہ:

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہونچتے ہیں"۔(۱)

☆ اس کذاب ودجال نے اپنے بارے میں یہ انکشاف کیا کہ:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے گا گو ستر سال تک رہے قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیوں کہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے اور

(۱) تتمۃ حقیقۃ الوحی، ص: ۶۸، از مرزا غلام احمد قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی میں تقسیم کر دیئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے''۔(۱)

☆ مسلمانوں کے نام ایک اپیل میں مرزا کے بارے میں لکھا گیا کہ:

''وہ (مرزا غلام احمد) وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا''۔(۲)

☆ مرزا غلام احمد نے تو یہاں تک اعلان کر دیا کہ:

''و آتاني مالم يؤت أحدا من العالمين''.(۳)

ترجمہ: اللہ نے مجھے ان چیزوں سے نوازا ہے، جو اس نے دنیا میں کسی کو نہ دیں۔

گویا اس نے اپنے بارے میں افضل البشر ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

جبرئیل کی آمد:

تمام مسلمانوں کا اس عقیدہ پر بھی اجماع ہے کہ جناب محمد ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی کے لئے اللہ کا پیغام اور وحی لے کر دنیا میں تشریف نہیں لائے اور نہ ہی قیامت تک اس مقصد کے لئے نازل ہوں گے، مگر قادیانی کذاب کا دعویٰ ہے کہ:

''میرے پاس جبرئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا پس مبارک ہے وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے''۔(۴)

ایک مقام پر اپنے اوپر وحی کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات، انجیل اور قرآن پر''۔(۵)

(۱) چشمۂ معرفت، ص:۳۱۷ (۲) اخبار ''الفضل'' ۲۶ رستمبر ۱۹۱۷ء (۳) حقیقۃ الوحی

(۴) حقیقۃ الوحی، ص: ۱۰۳ (۵) تبلیغ رسالت، ج۶، ص:۶۴، از مرزا غلام احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گویا اس نے اپنے ہفوات اور خودساختہ الہامات کو وحی الٰہی کا درجہ دے دیا اوران کا شمار آسمانی کتابوں کے ساتھ کیا۔

قادیانی قرآن:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ہفوات وبکواس کو الہام اوروحی الٰہی قرار دے کر انھیں کتاب اللہ کا مقام دیتا ہے، جس پر وہ خود ایمان لاتا ہے اوراپنے مریدوں کو بھی خانہ ساز الٰہی کتاب ''الکتاب المبین'' پر ایمان لانے،اس کی تلاوت کرنے اوراس پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اوراسے وہی مقام دیتا ہے جو آسمانی کتب قرآن،انجیل، زبوراورتورات وغیرہ کو حاصل ہے،اس سلسلہ میں قاضی محمد یوسف قادیانی کی ایک تحریر ملاحظہ کیجئے:

''خداتعالیٰ نے حضرت احمد(مرزاغلام احمد) کے بحیثیت مجموعی الہامات کو ''الکتاب المبین'' فرمایااور جداجداالہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے''۔(۱)

لیجئے قادیانی قاضی نے مرزا کے ہفوات کو آسمانی کتاب قرار دے کر اس کا نام بھی بتادیا، ذرا آگے بڑھئے اور دیکھئے کہ مرزاغلام احمد کا لڑکا خلیفہ قادیان مرزا محمود اس بارے میں کیا گل افشانی کرتا ہے ،اس نے تو بہت وضاحت سے اپنے خطبۂ عید میں''الکتاب المبین''کو کلام الٰہی قرار دے کر اس کی تلاوت کی تلقین کی ہے،کہتا ہے کہ:

''حقیقی عید ہمارے لئے ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ''کلام الٰہی'' کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود(غلام احمد) پر اترا''۔(۲)

قادیانی مذہب کے خلفاء اورصحابہ:

چونکہ مرزاغلام احمد قادیانی خود کو نبی اور اپنے ہفوات کو الہام ووحی قرار دیتا

(۱) النبوۃ فی الإلهام،ص:۴۳،ازقاضی محمد یوسف قادیانی

(۲) اخبار''الفضل''۲۱/اپریل ۱۹۲۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس لئے قادیانی مذہب نے مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو صحابہ اوراس کے جانشینوں کو خلفاء کا مقام عطا کیا ہے،اس بابت با قاعدہ آرڈی ننس شائع ہوا ہے کہ:

''ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (غلام احمد قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے''۔(۱)

اور خود مرزا نے لکھا کہ:

''جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت سید المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا ہے''۔(۲)

اور قادیانی جریدہ ''الفضل'' میں اس سے بھی صراحت سے لکھا ہے کہ:

''مرزا غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے جس طرح صحابہ حضور کے فیض سے متمتع ہوتے تھے،اسی طرح مرزا غلام احمد کی جماعت ان کے فیوض سے متمتع ہوتی ہے''۔(۳)

حرمین شریفین کی بے حرمتی:

دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس روئے زمین پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ سے زیادہ محترم کوئی دوسری جگہ نہیں ہے،وہ مکہ جو مولد رسول اور مہبط وحی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ام القریٰ اور البلد الحرام قرار دیا ہے، جہاں البیت العتیق ہے، جسے مسلمانوں کا قبلہ ہونے کا شرف حاصل ہے، جہاں ہر وقت انوار و برکات کی بارش ہوتی ہے، اور جس کے نام کی اللہ نے قسم کھائی ہے،وہ مکہ جو مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے اور پوری دنیا کے مسلمان اس مرکز روحانی سے وابستہ ہیں،اسی طرح مدینہ طیبہ جسے مدینۃ الرسول ہونے کا شرف حاصل ہے ،جو منبع رشد و ہدایت ہونے کے ساتھ ساتھ جناب

(۱) اخبار ''الفضل'' ۱۳/ستمبر ۱۹۳۶ء (۲) خطبۂ الہامیہ ص:۱۷۱،از مرزا غلام احمد قادیانی

(۳) اخبار ''الفضل'' یکم جنوری ۱۹۱۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرورِ دو عالم ﷺ کی ہجرت گاہ اور آخری آرام گاہ ہے، جسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایمان کا قلعہ قرار دیا ہے، جو حرمِ رسول ہے، اور جہاں رات و دن اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قادیانیوں نے ان دونوں مقدس شہروں کی بھی تحقیر کی اور اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد کے نجس و پلید وطن قادیان کو ان کے برابر بلکہ افضل بتا کر مسلمانوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا اور ان کی شان گھٹانے کی ناروا اور مذموم کوشش کی، قادیانیوں کے اس طرزِ عمل سے ہر صاحب ایمان دکھی ہے اور اس کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

اس سلسلہ میں قادیانی مصنفین کی چند تحریریں ملاحظہ فرما کر ان کی ہرزہ سرائی اور دریدہ ذہنی کا اندازہ کیجئے، مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے کہ:

”میں تمھیں سچ سچ بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے، یہاں مکہ اور مدینہ والی برکات نازل ہوتی ہیں“۔(۱)

ایک اور موقع پر اس بدباطن نے خطبۂ جمعہ میں کہا کہ:

”یہ مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لئے ام قرار دیا ہے“۔(۲)

اور قادیانی اخبار ”الفضل“ نے اپنی دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ فرمان باری ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِہِ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہُ ...﴾(الإسراء: ۱) میں مسجد اقصیٰ سے قادیان کی مسجد مراد ہے، جسے ان قادیانیوں نے مسجد اقصیٰ کا نام دے ڈالا تھا۔

ایک شاعر نے اپنے ناپاک عقیدہ کا اظہار اپنے شعر میں اس طرح کیا ہے کہ:

عرب نازاں تھے گر ارضِ حرم پر　　تو ارض قادیاں فخرِ عجم ہے (۳)

(۱) ”الفضل“ ۱۱/دسمبر ۱۹۳۲ء　(۲) ”الفضل“ ۳/جنوری ۱۹۲۵ء

(۳) ”الفضل“ ۲۵/دسمبر ۱۹۳۲ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے شاعر نے بھی سرزمین قادیان کو ارض حرم قرار دیا ہے ۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے (۱)

ایک تیسرے شاعر نے قادیان کو اس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے :

اے قادیاں اے قادیاں — تیری فضائے نور کو
دیتی ہے ہر دم روشنی — جو دیدہ ہائے حور کو
میں قبلہ و کعبہ کہوں — یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلاں — اے قادیاں اے قادیاں

اسی پر بس نہیں بلکہ قادیانیوں کے خلیفہ ثانی نے تو قادیان کو مکہ و مدینہ سے بھی افضل قرار دیا، لکھتا ہے کہ:

''قادیان ام القریٰ ہے جو اس سے منقطع ہوگا اسے کاٹ دیا جائے گا، اس سے ڈرو کہ تمھیں کاٹ دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے، اب مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے جب کہ قادیان کا دودھ بالکل تازہ ہے''۔(۲)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا مقام کم کرنے اور ان کی حرمت و تقدس کو پامال کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ ان مراکز رشد و ہدایت اور منابع ایمان و اسلام سے مسلمانوں کا تعلق ختم کر دیا جائے اور پھر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر انھیں دنیا کی ناپاک و پلید بستی ''قادیان'' سے جوڑ دیا جائے اور یہاں کی مسجدوں اور یہاں کے مناروں بلکہ گھروں کو اللہ کے شعائر کا درجہ دے کر قادیان کے سفر کو متبرک بنا دیا جائے اور یہاں کے سالانہ جلسہ کو حج قرار دیا جائے تا کہ مسلمانوں کے دین و ایمان کے ساتھ ان کے مال لوٹنے کا بھی موقع ہاتھ آتا رہے۔

(۱) درثمین، ص:۵۲، از مرزا غلام احمد قادیانی (۲) حقیقۃ الرویاء، ص: ۴۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود کی ایک تقریر کا اقتباس ملاحظہ فرما کر اس کے ناپاک عزائم کا اندازہ کیجئے:

''یہاں (قادیان میں) کئی ایک شعائر اللہ ہیں، مثلاً یہی علاقہ جہاں جلسہ ہو رہا ہے، اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد اقصیٰ (قادیان) مسجد مبارک، منارۃ المسیح شامل ہیں، ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہئے''۔(۱)

ایک اور موقع پر مرزا محمود نے مرزائیوں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس جلسہ کو حج قرار دیا ہے:

''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے، کیوں کہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں، اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے، اور اس لئے جیسا حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے''۔(۲)

اور خود مرزا غلام احمد قادیانی یوں رقمطراز ہے:

''اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے''۔(۳)

اور مرزا محمود نے اپنی ایک تقریر میں بالصراحت کہا کہ:

''شیخ یعقوب علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیتے ہیں''۔(۴)

شان رسالت میں قادیانیوں کی گستاخیاں:

شان رسالت مآب ﷺ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کی سب سے بڑی گستاخی تو یہی ہے کہ انھوں نے آپ ﷺ پر ختم نبوت کا انکار کیا اور آپ کے اقوال وارشادات اور احکام وفرمودات کو نظر انداز کر دیا، نیز قادیان کے جھوٹے نبی کے

(۱) اخبار ''الفضل'' ۸ر جنوری ۱۹۳۳ء
(۲) برکات خلافت، مجموعہ تقاریر مرزا
(۳) آئینۂ کمالات اسلام، ص:۲۵۲
(۴) اخبار ''الفضل'' ۵ر جنوری ۱۹۳۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھفوات وبکواس کو کلام اللہ کا درجہ دے کرانھیں احادیث شریفہ پر ترجیح دی، چنانچہ قادیانیوں کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ وہ حدیث نبوی جو مرزا غلام احمد کے قول وفعل کے مخالف ہونا قابل اعتبار اور مردود ہوگی، خواہ وہ بالذات صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں خود کو سید الانبیاء اور افضل البشر جناب رسول اللہ ﷺ سے افضل قرار دیا ہے، مثلاً اس نے لکھا کہ:

"نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تین ہزار معجزے دیئے تھے"۔(۱)

"جب کہ میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے"۔(۲)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی شخص نبی کریم ﷺ سے افضل تو کجا آپ کا ہم پلہ بھی نہیں ہوسکتا، مگر خلیفۂ قادیان مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

"ہر انسان ترقی کرتے ہوئے بلند سے بلند مقام تک پہونچ سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ چاہے کہ مقام ومرتبہ کے لحاظ سے محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل جائے تو ایسا اس کے لئے ممکن ہے"۔(۳)

ایک قادیانی شاعر نے اپنے خود ساختہ نبی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اسے عین محمد بلکہ ان سے افضل قرار دیا ہے، یہ اشعار جب مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھے گئے تو اس نے انھیں نہ صرف پسند کیا بلکہ قادیانی جریدہ میں شائع کردیا، اس دریدہ دہن اور گستاخ مرزائی کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں (۴)

---

(۱) تحفۂ گولڑیہ، ص:۶۳
(۲) تذکرۃ الشہادتین، ص:۴۱
(۳) الفضل ۱۷/جولائی ۱۹۲۲ء
(۴) جریدہ بدر مجریہ، ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا کہ محمد عربی ﷺ کے اندر نقص تھا، نعوذ باللہ، اور مرزا قادیانی ان سے کامل واکمل ہے یہ تو اندھے مرید کی بات تھی، خود مرزا غلام احمد نے بھی اپنے ایک عربی شعر میں خود کو جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل قرار دیا ہے:

له خسف القمر المنير وإن لي — غسا القمران المشرقان أتنكر

وكان كلام معجز آية له — وكذلك لي قول على الكل يبهر (۱)

''یعنی اس (نبی کریم ﷺ) کے لئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو ان کا انکار کرے گا، جس طرح کلام معجز (قرآن) ان کے لئے نشانی (معجزہ) تھا، اسی طرح میرا قول بھی ہر شخص کے قول پر فائق ہے''۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے شان رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ:

''ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ نبی ﷺ پر ابن مریم، دجال اور اس کے گدھے، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض کی اصل حقیقت واضح نہ ہوسکی تھی اور ان کی اصلیت سے ناواقف تھے''۔(۲)

گویا قادیانی کے بقول جناب محمد رسول اللہ ﷺ جن پر قرآن نازل ہوا تھا، وہ اسے سمجھ نہ سکے تھے اور تیرہ صدی بعد اس مالیخولیائی مریض نے قرآن کو کماحقہ سمجھا ہے۔

شان رسالت میں مرزا کی گستاخیاں اس حد تک بڑھیں کہ اس نے ان تمام آیتوں کا مصداق خود کو بتایا، جو اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں، مثلاً ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ...﴾(آل عمران: ۳۱)(۳)

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾(الأنبياء:۱۰۷)(۴)

---

(۱) اعجاز احمدی، ص:۷۱ — (۲) ازالۂ اوہام، ص:۲۸۲

(۳) انجام آتھم ص:۵۶ — (۴) انجام آتھم، ص:۷۸، وحقیقۃ الوحی، ص:۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولاً شَاهِداً عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا﴾(المزمل:۱۵)(۱)

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾(الفتح:۱)(۲)

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ﴾(الکوثر:۱)وغیرہ وغیرہ۔

تمام قدیم وجدید مفسرین کا اتفاق ہے کہ ان آیات کریمہ میں اللہ کے رسول ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، جن پر یہ آیتیں نازل ہوئی تھیں، مگر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے ان آیتوں کا مخاطب خود کو قرار دیا ہے، اب یہ الٹی منطق اس کی امت کی کھوپڑی میں کیسے سما گئی کہ یہ آیات تیرہ صدیاں قبل تو نازل ہوئیں، حضرت محمد عربی ﷺ پر اور تیرہ سو سال بعد پیدا ہونے والا مرزا ان کا مخاطب ہے۔

مرزا محمود ایک جگہ صراحتاً لکھتا ہے کہ:

''آیت قرآنی ﴿وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَّأْتِى مِنْ بَعْدِى اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ کا مصداق قادیانی ہے''۔(۳)

اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''آیت قرآنی ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ میں میرا نام رسول بتایا گیا ہے''۔

مرزا غلام احمد نے اپنے ایک فارسی شعر میں خود کو بیک وقت مسیح زماں، کلیم خدا، محمد واحمد قرار دیا ہے :

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(۱) حقیقۃ الوحی،ص:۱۰۱ (۲) انجام آتھم،ص:۵۸

(۳) آئینۂ صداقت،ص:۳۶،از مرزا محمود احمد قادیانی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ مسیح کے بارے میں قادیانی کی غلط بیانی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شمار اولوالعزم نبیوں میں ہوتا ہے، ان کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں جو مریم کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام حد درجہ عفیفہ اور پاک دامن خاتون تھیں، حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور قرب قیامت کے وقت دوبارہ دنیا میں بھیجے گا، اس وقت وہ پوری دنیا کو عدل سے بھر دیں گے، دجال کو قتل کریں گے اور شریعت محمدی کی پیروی کرتے ہوئے اس کی تبلیغ فرمائیں گے۔

یہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کا خلاصہ، مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے چوں کہ مسیح موعود کا بھی دعویٰ کیا تھا، اس لئے اس نے اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے ان عقائد کا انکار کیا، اس لئے کہ ان کو تسلیم کرنے کے بعد خود کو مسیح موعود ثابت کرنا مشکل تھا، چنانچہ اس نے حضرت عیسیٰ اور ان کی مقدس ماں حضرت مریم کو خوب خوب گالیاں دیں، اور بڑی شد و مد سے یہ ثابت کیا کہ عیسیٰ مسیح کا انتقال ہو چکا ہے، اب دوبارہ ان کا ظہور نہ ہوگا اور قرب قیامت میں جس مسیح کے خروج کا وعدہ کیا گیا ہے وہ عیسیٰ بن مریم نہیں ہیں، بلکہ میں ہوں، قادیانیوں کی کتابیں اس قسم کے ہفوات سے بھری ہوئی ہیں ان کی بعض تحریریں بطور شہادت نقل کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

> ''اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ کے نزول کا مسئلہ نصرانیوں کا ایجاد کردہ ہے، قرآن نے تو انھیں مردہ قرار دیا ہے''۔(۱)

اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے کہ قرآن نے تو صاف لفظوں میں حضرت عیسیٰ کے قتل کئے جانے اور سولی پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے اور مصلوب

(۱) خطبۂ الہامیہ، ص:۴۰، از مرزا غلام احمد قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرار دینے والوں پر زبردست تنقید کی ہے، قرآن کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾(١)

ترجمہ: حالانکہ نہ توانھوں نے اسے قتل کیا، نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنادیا گیا۔

ایک جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان مسلمانوں کو گمراہ بتایا ہے جو نزول عیسیٰ کا عقیدہ رکھتے ہیں، لکھتا ہے:

"مسیح کے دوبارہ زندہ ہو کر واپس آنے کا عقیدہ دراصل نصرانیوں کی سازش ہے اور ان کے افتراءات کا ایک حصہ ہے، مسلمانوں میں سے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے انھوں نے حق کی اتباع نہ کی، بلکہ وہ گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں"۔(٢)

حالانکہ قدیم وجدید نصرانیوں کا عقیدہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہی ہے کہ وہ سولی پر چڑھا دیئے گئے اور انھیں قتل کردیا گیا، جس کی تردید قرآن نے کی کہ عیسیٰ کو نہ تو قتل کیا گیا ہے اور نہ ہی سولی دی گئی ہے، لیکن قادیانی نے ان کو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق متوفی قرار دیا اور افتراء پردازی کرتے ہوئے لکھا کہ عیسیٰ کے دوبارہ نازل کئے جانے کا عقیدہ نصرانیوں کی سازش ہے، یعنی خود تو عیسائیوں کے عقیدہ کی نشر واشاعت کرتا ہے اور الٹے مسلمانوں پر الزام لگاتا ہے کہ وہ عیسائیوں کی سازش کا شکار ہو کر حیات عیسیٰ کا عقیدہ رکھتے ہیں:

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ام عیسیٰ حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کی شہادت قرآن نے دی ہے، اور ان کا ذکر خیر تاریخ کی مثالی اور نیک تر خاتون کے طور پر کیا ہے، ارشاد ہے:

(١) النساء:١٥٧ (٢) خطبۂ الہامیہ، ص:٦

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾(۱)

ترجمہ: اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔

اس پاکباز خاتون کی شان میں مرزائیوں نے بڑی بدتمیزیاں کی ہیں اور انھیں بازاری اور زانیہ عورت (العیاذ باللہ) کی شکل میں پیش کیا ہے اور حضرت عیسیٰ کو ولدالزنا قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت مریم کا حمل ظاہر ہو گیا تو قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے ان کا نکاح مصلحتاً یوسف نام کے ایک بڑھئی سے کرا دیا تاکہ قوم کی بدنامی نہ ہو، چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ:

''مریم نے نذر مانی تھی کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خدمت کرے گی اور پوری زندگی کسی سے شادی نہ کرے گی، مگر جب اس پر چھ سات ماہ کا حمل ظاہر ہو گیا تو رؤساء قوم نے مریم کی شادی حالت حمل میں یوسف نامی ایک بڑھئی سے کر دیا اور پھر ایک یا دو ماہ کے بعد مریم کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عیسیٰ یا یسوع ہے''۔(۲)

قرآن نے حضرت مریم کو غیر شادی شدہ، کنواری اور پاک دامن بتایا ہے، مگر قادیانیوں نے ان کی شادی یوسف سے کرادی اور یہ انکشاف بھی کیا کہ اس کے بعد مریم کے یہاں یوسف سے حضرت عیسیٰ کے علاوہ دو بھائی اور دو بہن مزید پیدا ہوئے۔(العیاذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے سب وشتم اور کذب وافتراء کا نشانہ صرف ام عیسیٰ حضرت مریم علیہا السلام ہی کو نہ بنایا، بلکہ ان کے پورے خاندان پر انگلی اٹھادی اور لکھا کہ:

''تین پشت تک ان کی تمام دادیاں اور نانیاں فاحشہ اور زانیہ تھیں''۔(۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کا حلم وبردباری ضرب المثل ہے اور جن کے

(۱) التحریم: ۱۲ (۲) چشمۂ مسیحی، ص: ۱۷، ۱۸ (۳) ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں یہ مشہور ہے کہ ان کی تعلیم تھی کہ اگر کوئی داہنے رخسار پر طمانچہ مارے تو اس کے لئے بایاں بھی پیش کردو، ان کے سلسلہ میں قادیانی لکھتا ہے کہ:

''حضرت عیسیٰ نہایت فحش گو، جھوٹے اور جلد غصہ ہو جانے والے تھے، جب لوگوں نے ان سے معجزات کا مطالبہ کیا تو انھوں نے بہت گالیاں دیں، چنانچہ اسی دن سے اشراف قوم ان سے دور رہنے لگے''۔(۱)

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی کا حضرت عیسیٰ کے بارے میں بیان کردہ نظریہ خود اس پر صدفی صد صادق آتا ہے، شاید اس نے یہ لکھتے ہوئے آئینہ اپنے سامنے رکھ لیا تھا اور اپنا عکس اس تحریر میں اتار دیا۔

اس کے علاوہ مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اخلاق و عادات کو بھی نشانہ بنا کر ان کی توہین وتحقیر کرنے کی ناروا کوشش کی ہے، مثلاً اس نے لکھا کہ:

''مسیح شراب پیتے تھے، غالباً کسی بیماری کے سبب یا اپنی پرانی عادت کی وجہ سے''۔(۲)

''لوگ جانتے تھے کہ عیسیٰ مسیح شراب خور تھا اور اس کے اخلاق نہایت خراب تھے''۔(۳)

مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ پر شراب خوری اور بدخلقی کا الزام لگا کر خود کو ان سے افضل گردانا، چنانچہ اس کا ایک شعر ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (۴)

حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم کی شان میں مرزا قادیانی نے جو افتراء پردازی، کذب بیانی اور زبان درازی کی ہے، اس کی ایک جھلک میں نے

(۱) ضمیمہ انجام آتھم ص:۶۷۷ (۲) کشتی نوح، از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۶۵
(۳) چھو چن حاشیہ، ص:۱۷۲ (۴) دافع البلاء، ص:۳۰، از مرزا غلام احمد قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں پیش کردی، آپ اندازہ لگائیے کہ کوئی مجدد، مہدی یا نبی تو کجا کوئی شریف النفس شخص بھی ایک برگزیدہ نبی اور قرآن کی مثالی خاتون حضرت مریم کے بارے میں ایسے گندے اور ناپاک خیالات کا اظہار کرسکتا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہفوات خود اس کے دجل وفریب پر بیّن اور واضح ثبوت ہیں۔

قادیانی عقائد ایک نظر میں:

گذشتہ صفحات میں قادیانیت کے جو معتقدات بیان کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کے بارے میں قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہے، اور روزہ رکھتا ہے، سوتا ہے اور جاگتا ہے، لکھتا پڑھتا ہے اور دستخط کرتا ہے، وہ غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہونچتا ہے، یاد بھی رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے، مجامعت بھی کرتا ہے اور بچہ بھی جنتا ہے، اس کا تجزیہ بھی ہوسکتا ہے، اسے تشبیہ بھی دی جاسکتی ہے اور اس کی تجسیم بھی جائز ہے۔(والعیاذ باللہ)

☆ مرزا نے خود کو اللہ کا بیٹا بتایا بلکہ اپنے اندر مارنے اور جلانے کی طاقت کا اظہار کر کے اس نے خود کو مقام الوہیت پر فائز کرلیا، نیز یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس نے نئے سرے سے آسمان وزمین کی تخلیق کی۔

☆ قادیانی مسلمانوں کے عقیدۂ مسلمہ "ختم نبوت" کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد کو مسیح موعود اور نبی مرسل مانتے ہیں۔

☆ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس وحی لے کر نازل ہوتے تھے۔

☆ قادیانیوں کے پاس قرآن کے بالمقابل ایک آسمانی کتاب ہے، جس کا نام "الکتاب المبین" ہے جو قادیانی عقائد کے مطابق قرآن کی طرح ہے اور بیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاروں پر مشتمل ہے۔

☆ قادیانی مذہب مرزا غلام احمد کے جانشینوں کو خلفاء اور اس کے ساتھیوں کو صحابہ کا مقام دیتا ہے۔

☆ قادیانیوں کے نزدیک شہر ''قادیان'' مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ سے افضل ہے۔

☆ قادیانی اپنے سالانہ اجتماع کو حج قرار دیتے ہیں۔

☆ قادیانیوں نے قادیان کی مسجد کو شعائر اللہ قرار دیا ہے۔

☆ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے رسول کی صحیح ثابت شدہ حدیثیں جو قادیانی کے ہفوات کے خلاف ہوں نا قابل اعتبار ہیں۔

☆ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر شخص اللہ کے رسول ﷺ کے مقام کو پہونچ سکتا ہے بلکہ آپ سے افضل بھی ہوسکتا ہے۔

☆ قادیانی کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ابن مریم، دجال، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت واضح نہ ہوسکی تھی۔

☆ قادیانیوں نے ان تمام آیات کا مصداق مرزا قادیانی کو بتایا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں۔

☆ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو بشمول سرور کائنات ﷺ تمام انبیاء سے افضل قرار دیا ہے۔

☆ قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کی شان میں گستاخیاں کیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ولد الزنا اور ان کی پاکباز ماں کو فاحشہ وزانیہ بتایا۔

☆ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا ہے بلکہ وہ وفات پاچکے ہیں اور اب دنیا میں کبھی نہ آئیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆حضرت عیسیٰ کے بارے میں قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ نہایت فحش گو، جھوٹ کا پتلا اور جلد غصہ ہو جانے والے تھے۔

☆مرزا غلام احمد نے اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی اور بدکردار بتایا ہے اور خود کو ان سے افضل قرار دیا ہے۔(والعیاذ باللہ)

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

معیارِ صدقِ نبوت

☆ بے داغ زندگی

(۱) جھوٹ (۲) شراب ومنشیات کی لت

(۳) آوارہ گردی وعیاشی (۴) بدزبانی اوریاوہ گوئی۔

☆ مرزا کی پیشین گوئیوں کی حقیقت

☆ نبی اوردعویٔ ربوبیت والوہیت

☆ نبی اورشعرگوئی

☆ نبی اوراس پرنازل ہونے والی وحی

☆ نبی اوراس کے اساتذہ

☆ نبی اورحکومت وقت

☆ پیش روانبیاء کی تکریم وتصدیق

☆ نبی کے خلفاء اورصحابہ

☆ صدق نبوت کے بعض واضح دلائل

حرف آخر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

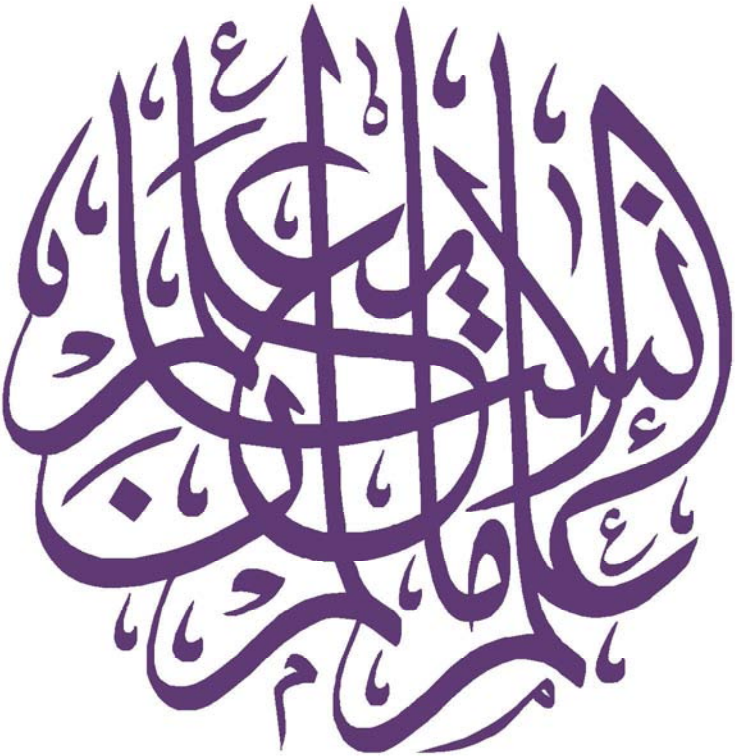

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معیارِ صدقِ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات زندگی اور اس کے گندے عقائد ونظریات جان لینے کے بعد کوئی بھی باشعور شخص اسے مہذب اور شریف انسان بھی ماننے کو تیار نہ ہوگا، چہ جائیکہ اس شیطان صفت اور مراقی شخص کو نبی اور رسول تسلیم کرے، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں بیشمار گستاخیاں کر کے ابلیس کو بھی شرمندہ کر دیا اور جو اپنے ہفوات وبکواس کے ذریعہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے دعویدارانِ نبوت اور عبداللہ بن سبا جیسے فتنہ پرور اور مفسد سے بھی بازی لے گیا۔

گو کہ اس کذاب شخص کے مکروفریب کا پردہ چاک کرنے اور اسے دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کے لئے اس کے مذکورہ عقائد ہی کافی ہیں، مگر اس کے کفر وارتداد اور کذب وافتراء کو مزید واضح کرنے کے لئے سچے نبیوں کے حالات اور ان کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات کے پس منظر میں اختصار کے ساتھ ایک موازنہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ معمولی سوجھ بوجھ کا آدمی بھی مرزا اور اس کے خودساختہ مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہوجائے۔ (واللہ الموفق)

(۱) بےداغ زندگی:

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین جناب محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء ورسل دنیا میں تشریف لائے ان کی زندگی بعثت سے قبل بھی اور بعثت کے بعد بھی اس قدر بےداغ اور پاک وصاف رہی کہ ان کے شدید مخالفین کو بھی ان کے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کا لوہا ماننا پڑا اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود ان کی اخلاقی عظمت مسلم رہی، چنانچہ آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شدید مخالفت کے باوجود کفار مکہ آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدق وامانت کے قائل رہے ، کچھ لوگوں نے آپ پر جنون ،سحر، کہانت اورشاعری کاالزام تو لگایا مگر کسی بھی ناحیہ سے آپ کے اخلاق و کردار پر انگلی اٹھانے کی جرأت کسی کو نہ ہوئی۔

اس کے برعکس ہم جب ایک طائرانہ نظر مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی پر ڈالتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر ورق نہ صرف داغدار بلکہ غلاظتوں سے لت پت ہے، مرزا کی زندگی کا ایک ایک ورق الٹتے جائیے تو جھوٹ مکر،فریب، غداری، بدزبانی،خیانت اورفراڈ کے علاوہ آپ کو کچھ نہ ملے گا،اس کے شب وروز کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ اخلاق لحاظ سے اس کی زندگی بازاری لونڈوں اوردل پھینک نوجوانوں سے بھی بدتر ہے،ذیل میں اس کے چند اوصاف ذمیمہ اوراخلاق رذیلہ اسی کی کتابوں سے نقل کئے جاتے ہیں:

(ا) جھوٹ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری تعلیمات،الہامات اوردعووں کا دارومدار جھوٹ ہی پر ہے اوراس کے حالات زندگی سے بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ سچی بات کہنے، سننے، سمجھنے،اور ماننے سے اسے کس قدر نفرت تھی،اس کا یہ وصف اتنا نمایاں ہے کہ اس کو ثابت کرنے کے لئے کسی شہادت کی ضرورت نہیں اوراس موضوع پر کذبات مرزا کے نام سے علماء اسلام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، تاہم اسکے جھوٹ کے چند نمونے کا ذکر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

پہلا جھوٹ:

تاریخ کا معمولی طالب علم بلکہ مکتب میں پڑھنے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا،مگر مرزا لکھتا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا''۔(۱)

دوسرا جھوٹ:

''تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے''۔(۲)

مرزا کے یہ دونوں جھوٹ اس قدر سفید اور بے بنیاد ہیں کہ ان کی تردید کی بھی ضرورت نہیں۔

تیسرا جھوٹ:

مرزا نے اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے کہ سچے نبیوں کی طرح میرا بھی کوئی استاد نہ تھا اور اس کے اپنے لفظوں میں:

''کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق پڑھا ہے''۔(۳)

جب کہ دوسری جگہ مرزا نے کم از کم اپنے پانچ استادوں کا ذکر کر کے خود ہی اپنے دعویٰ کو جھٹلا دیا (تفصیل آگے آرہی ہے)

چوتھا جھوٹ:

مرزا نے اپنے دعویٔ مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے لکھا کہ:

''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے شروع میں آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہو گئیں''۔(۴)

مرزا کا یہ سفید جھوٹ بالکل ظاہر ہے اس لئے کہ کسی بھی حدیث میں مرزا کا

(۱) روحانی خزائن، ج:۲۳، ص:۴۶۵ (۲) روحانی خزائن، ج،۲۳، ص:۲۹۹

(۳) روحانی خزائن، جلد۱۴، ص:۳۹۴ (۴) روحانی خزائن، جلد۲۱، ص:۳۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مزعومہ مفہوم بیان نہیں ہوا ہے۔

پانچواں جھوٹ:

مرزا کا دعویٰ ہے کہ:

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان''۔(۱)

قرآن کریم پڑھنے والا ادنیٰ شخص بھی جانتا ہے کہ قرآن کریم میں قادیان نام کا کوئی لفظ کہیں نہیں آیا ہے، یہ مرزا کا جھوٹ ہی ہے جس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

ان کے علاوہ بھی مرزا کے سینکڑوں جھوٹ اس کی کتابوں اور تحریروں میں بکھرے پڑے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا نے جھوٹ کی قباحت کا بھی اظہار کئی جگہوں پر کیا ہے، مثلاً اس نے لکھا ہے کہ:

''جھوٹ ام الخبائث ہے''(۲)

''جھوٹ بولنا اور گوہ (پائخانہ) کھانا برابر ہے''۔(۳)

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں''۔(۴)

''خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں''(۵)

اب خود مرزا کی تحریروں کی روشنی میں اس کے کذبات سامنے رکھ کر اس کے ملعون، مرتد اور نا قابل اعتبار ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔

(۱) روحانی خزائن حاشیہ، ج،۳،ص:۱۴۰

(۲) تبلیغ رسالت، ج،۸،ص:۲۸

(۳) حقیقۃ الوحی،ص:۲۰۶ وانجام آتہم،ص:۳۰۵

(۴) روحانی خزائن، ج،۱۷،ص:۵۶

(۵) اعجاز احمدی،ص:۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲) شراب ومنشیات:

مرزا کے اخلاق رذیلہ اوراوصاف ذمیمہ میں اس کا یہ وصف بھی بڑا نمایاں ہے، باب اول میں مرزا کی شراب نوشی اور دواؤں میں افیون استعمال کرنے کا ذکر حوالہ کے ساتھ ہو چکا ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳) آوارہ گردی اور عیاشی:

مرزا کی آوارہ گردی کا اندازہ آپ نے اس واقعہ سے لگایا ہوگا کہ عنفوان شباب میں جب وہ اپنے دادا کی پنشن وصول کرنے گیا تو اپنے دوست امام الدین کے مکر میں پھنس کر بجائے گھر آنے کے دوسرے شہر چلا گیا اور اپنے دوست کے ساتھ رنگ رلیاں منا کر پنشن کی سات سو روپیہ کی رقم (جس کی مالیت اس زمانہ کے لحاظ سے ہزاروں روپے ہوگی) اڑا کر سیالکوٹ میں ملازمت کر لی۔

یہ تو اس کے عنفوانِ شباب کا واقعہ ہے، نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد بھی اس کی یہ عادت نہ چھوٹی البتہ فرق صرف اتنا تھا کہ اب ساری سہولتیں گھر بیٹھے فراہم تھیں، پچاس نامحرم عورتیں بیک وقت اس کے گھر میں رہتی تھیں جن سے وہ اپنی ٹانگ بھی دبواتا تھا۔

مرزا کی زندگی بھی بڑی ٹھاٹ باٹ کی تھی، اس نے اپنی دوسری بیوی کے لئے سونے اور ہیروں کے زیورات بنوار کھے تھے، مشک وعنبر اصلی استعمال کرتا تھا، شاندار خیمے، عمدہ بستر اور عمدہ بیگمی پان اس کے لوازمات میں سے تھے، تازہ پکوڑے، پرندوں کا گوشت، مرغ مسلم، بٹیر، مچھلی، کباب مرغ، بھنی بوٹیاں، شکنجبین، چاول شیریں، میٹھی روٹیاں، اعلیٰ درجہ کی مغزیات اور قیمتی میوے جات اس کی مرغوب غذائیں تھیں۔(۱)

اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ اس کی یہ امیرانہ اور عیاشانہ زندگی انبیاء کی سادہ

(۱) سیرۃ المہدی، بحوالہ قادیانیت اپنے آئینہ میں ص:۱۰۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زندگی سے کتنا میل کھاتی ہے؟ مرزا کی کج فطرتی کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ قرآن کریم کا وہ نسخہ جس کی وہ تلاوت کرتا تھا اس کے آخر میں وہ قوت باہ کا نسخہ لکھے ہوئے تھا۔(۱)

(۴) بدزبانی اور یاوہ گوئی:

بدزبانی اور یاوہ گوئی مرزا کا طرۂ امتیاز ہے، بعض نمونے درج کئے جاتے ہیں تا کہ اس کے اخلاق رذیلہ کی مزید وضاحت ہوجائے، اس نے اپنے حریف مولانا عبدالحق غزنوی کو ان الفاظ میں یاد کیا ہے:

''اگر تم نے حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ (پائخانہ) کھایا''۔(۲)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی جو ایک اہل حدیث عالم تھے اور جنھوں نے اپنے مضامین اور نظموں سے مرزا کا ناطقہ بند کر رکھا تھا ان کو گالی دینے میں تو اس نے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے اور اردو، عربی زبان میں ان کی خوب خوب ہجو کی، اردو اشعار ملاحظہ کریں:

اک سگ دیوانہ لدیانہ میں ہے ۔۔۔ آج کل وہ خرشتر خانہ میں ہے
بدزبان بدگو ہرو بدذات ہے ۔۔۔ اس کی نظم ونثر واہیات ہے
چیختا ہے بے ہدیٰ مثل حمار ۔۔۔ بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار
آدمی ہے یا کہ ہے بندر ذلیل ۔۔۔ مل گیا کفار سے وہ بے دلیل
وہ یہودی ہے نصاریٰ کا معین ۔۔۔ پادری مردود کا ہے خوشہ چین (۳)

عربی میں بھی ایک نظم مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمہ اللہ کے ہجو میں لکھی ہے جس میں کمینہ، فاسق، شیطان، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، مزوّر، منحوس، اور رنڈی کی اولاد جیسے اوصاف سے مولانا کو یاد کیا ہے۔(۴)

(۱) رئیس قادیان، ص:۲۴ ۔۔۔ (۲) روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۳۳۴
(۳) کاویہ، ج۲، ص:۴۳۶ ۔۔۔ (۴) روحانی خزائن، ج۱۱، ص:۳۰۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی اسی بدزبانی اور یاوہ گوئی کے نتیجے میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ:

''ملزم نمبر:۱(مرزا غلام احمد قادیانی) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھتا ہے اگر اس کے میلان طبع کو نہ روکا گیا تو غالبا امن عامہ میں نقض ہوگا''۔(۱)

اور اس عدالتی شہادت سے پہلے ۱۸۹۷ء میں ڈپٹی کمشنر ڈگلسن نے اس کے خلاف یہ فیصلہ تحریر کیا کہ:

''مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جو تحریرات عدالت عالیہ میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ (مرزا) فتنہ انگیز ہے''۔(۲)

اب مذکورہ شہادتوں سے مرزا کی بدکلامی اور بدتمیزی کا اندازہ ہوجاتا ہے، مرزا کی بدزبانی، بدکرداری، عیاشی اور جھوٹ کی کئی مثالیں آپ نے ملاحظہ کیں، جس سے آپ نے بخوبی اندازہ لگایا کہ وہ کس اخلاق و کردار کا حامل شخص تھا، ایسے بدچلن، جھوٹے اور بدزبان شخص کو بھلا نبیوں سے کیا واسطہ ہوسکتا ہے؟۔

(۵) بددیانتی اور فراڈ:

پہلے باب میں قدرِ تفصیل کے ساتھ لکھا جاچکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے کس چالاکی سے چندہ جمع کیا اور پچاس جلدوں کی قیمت یکمشت وصول کر کے کھا گیا اور کتنی ڈھٹائی سے اعتراض کرنے والوں کا منہ پیشگی بند کردیا، یہاں بھی لدھیانہ کے ایک قادیانی کا بیان پڑھ لیجئے اور غلام قادیان کی بددیانتی کا اندازہ لگایئے، اخبار ''الفضل'' میں یہ بیان ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ:

''جماعت مقروض ہوکر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے، مگر یہاں بیوی صاحبہ (غلام احمد کی بیوی) کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں،

(۱) ضمیمہ نصرۃ الحق از مرزا (۲) محمدی پاکٹ بک، ص:۱۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہوتا ہی کیا ہے؟''۔(۱)

(٦) مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئیوں کی حقیقت:

صدق نبوت کے دلائل میں سے ایک اہم دلیل نبیوں کی پیشین گوئی اور اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر امورغیب کی خبر دینا بھی ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں اور نبیوں کو الہام یا وحی کے ذریعہ بعض امورغیب سے آگاہ کر دیتا ہے اور بوقت ضرورت یہ لوگ اپنی قوم کو اس سے باخبر کر دیتے ہیں، پھر رسولوں کے بیان کے مطابق یہ چیزیں وقوع پذیر ہو کر رسولوں کے لئے معجزہ اور ان کے لئے صداقت کی دلیل بن جاتی ہیں، چنانچہ ہمارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی مختلف مواقع پر پیشین گوئیاں فرمائیں جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئیں، مثلاً غزوۂ بدر کی فتح، جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے قتل کے مقامات کی تعیین، مسلمانوں کا قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ظہور وغیرہ سے متعلق پیشین گوئیاں۔

سچے رسولوں کی دیکھا دیکھی جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی نبوت کی تصدیق کے لئے بے شمار پیشین گوئیاں کیں اور انھیں بطور دلیل پیش کیا، چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ:

> ''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشین گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہوسکتا''۔(۲)

مگر خود اس کی کتابیں اور تحریریں شاہد ہیں کہ یہ سب جھوٹ اور غلط ثابت ہو کر مرزا کے دجل وفریب اور کذب وافتراء پر دلیل بن گئیں، ذیل میں اس کی چند پیشین گوئیاں ذکر کی جارہی ہیں:

---

(۱) اخبار ''الفضل'' قادیان، جلد ٦ ص:۳۰۰ (۲) تبلیغ رسالت، ج۱، ص:۱۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) عبداللہ آتہم نام کے ایک عیسائی سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مناظرہ کیا مگر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا، اس کے بعد مرزا نے اپنے حریف کو مرعوب کرنے کے لئے یہ اعلان کیا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے اسے خبر کردی ہے کہ عبداللہ آتہم پندرہ ماہ کی مدت یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مرجائے گا''۔(۱)

ظالم قادیانی نے شاید یہ سوچا تھا کہ چھیاسٹھ سالہ بوڑھا عبداللہ آتھم میری دھمکی کی تاب نہ لاکر مرجائے گا، اس لئے پیشین گوئی تو کردی مگر یہ خیال نہ رہا کہ موت اور زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے زندہ رکھنا چاہے اسے بھلا کوئی کیسے مارسکتا ہے؟ چنانچہ یہی ہوا کہ عبداللہ آتھم زندہ رہا مگر جوں جوں وقت مقررہ قریب آتا رہا مرزا غلام احمد قادیانی کی بے چینی میں اضافہ ہوتا گیا، جس کا اظہار اس نے رستم علی کے نام اپنے ایک خط میں کیا ہے، اپنی اس پیشین گوئی کو ثابت کرنے کے لئے اس نے سفلی عمل کا سہارا بھی لیا، مگر عبداللہ آتھم کو اس درمیان نہ مرنا تھا اور نہ مرا اور وقت پورا ہونے میں جب صرف ایک دن باقی رہ گیا تو قادیانیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی اور ان کے خیمے میں کھلبلی مچ گئی، حتیٰ کہ وہ سب بیقرار ہوکر چیخ پڑے، اس کا نقشہ یعقوب قادیانی نے اس طرح کھینچا ہے:

''آتھم کی موت کے لئے مقرر کیا ہوا آخری دن بھی آگیا قادیانیوں کے چہرے پیلے پڑ گئے، ان کے دل بیقرار ہیں، ہم میں سے بعض نے عبداللہ آتھم کی موت پر مخالفین سے شرط بھی رکھ لی ہیں، ناامیدی اور حسرت کا دور دورہ ہے اور لوگ نماز میں چیخ چیخ کر اس کی موت کی دعا کررہے ہیں''۔(۲)

مگر ان کی چیخ و پکار اور آہ وبکا کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوسکا، آتھم کی موت کے

(۱) جنگ مقدس، ص:۱۸۸ (۲) سیرت مہدی، ص:۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے متعین پندرہ ماہ کی مدت ۵رستمبر ۱۸۹۴ء کی مقررہ تاریخ گزر گئی اور عبداللہ آتھم زندہ وسلامت رہا، انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ مرزا قادیانی چند قطرے پانی میں ڈوب مرتا اوراس کی جماعت اس کے سوگ میں خودکشی کر لیتی، مگر برا ہو ضد اور ہٹ دھرمی کا الٹے مرزا نے یہ تاویل کر ڈالی کہ چونکہ اس دوران عبداللہ آتھم نے مسیحیت سے توبہ کر لی ہے اس لئے وہ بچ گیا، یہ تاویل اس کے اندھے معتقدوں کے لئے تو باعث اطمینان ہوگئی مگر باشعور لوگوں پر اس کی کذب بیانی اچھی طرح کھل گئی اوراس کے مکر سے لوگ بخوبی واقف ہوگئے، اوراس پر طرفہ یہ کہ ۱۵رستمبر ۱۸۹۴ء کو عبداللہ آتھم نے لاہور سے شائع ہونے والے اخبار ''وفادار'' میں اعلان شائع کردیا کہ:

''غلام احمد نے میری موت کی پیشین گوئی کی تھی کہ میں ۵رستمبر تک مرجاؤں گا، مگر میں آپ کو مطلع کررہا ہوں کہ اللہ کے فضل سے میں صحیح وسالم ہوں میں نے سنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے میرے متعلق یہ افواہ پھیلادی ہے کہ میں نے مسیحیت سے رجوع کرلیا ہے تو اس بارے میں بھی اعلان کررہا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے میں پہلے بھی مسیحی تھا اوراب بھی مسیحی ہوں اور مسیحی رہوں گا''۔(۱)

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس پیشین گوئی کا انجام تھا جس کے بارے میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ:

''چاہے جو ہو یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوگی، ممکن ہے کہ آسمان وزمین اپنی جگہ سے ٹل جائیں مگر یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوگی''۔(۲)

(۲) ۲۳رفروری ۱۸۸۶ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا ایک الہام شائع کرکے لوگوں کو باخبر کیا کہ ''عنقریب میرے یہاں ایک بچہ کی ولادت ہونے والی ہے اس بچہ کی ولادت کے وقت جس شخص کے یہاں بھی کوئی بچہ پیدا ہوگا وہ میرے بچہ

(۱) وفادار لاہور، ۱۵رستمبر ۱۸۹۴ء (۲) جنگ مقدس، ص:۱۸۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی برکت سے بڑا خوش قسمت، مالدار، بیشمار خوبیوں کا مالک اور تمام امراض سے پاک وصاف ہوگا، یہ بچہ اللہ کا کلمہ ہوگا''۔

مگر مئی ۱۸۸۶ء کو مرزا کے گھر ایک بچی نے جنم لیا پھر تو مرزا کی حالت بعینہٖ وہی ہوئی جس کا نقشہ قرآن کریم میں کھینچا گیا ہے کہ:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ،يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ﴾(۱)

ترجمہ: جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو مارے رنج کے اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور گھٹ کر رہ جاتا ہے، بری خبر کی وجہ سے جو اس کو دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔

یہ صورت حال مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے بڑی رسوا کن ثابت ہوئی اور لوگوں نے اس کا بڑا اندا ق اڑایا، مگر یہ تھا بڑا سخت جان، سب کچھ جھیل گیا اور فوراً اپنے الہام کی تاویل پیش کردی کہ:

''بھلا میں نے کب کہا تھا کہ اسی حمل سے مذکورہ صفات کا لڑکا پیدا ہوگا''۔

حالانکہ اس نے ولادت سے دو ماہ پہلے ۱۸/اپریل ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار میں اس بات کی صراحت کی تھی:

''اس بچہ کی ولادت جلد ہی ہوگی جس کی مدت ایک حمل یعنی ۹/ماہ سے زیادہ نہیں ہے''۔(۲)

بہرحال دوسری بار مرزا کے یہاں اگست ۱۸۸۷ء میں ایک بچہ کی ولادت ہوئی، مرزا نے خوب بغلیں بجا بجا کر اس لڑکے کو اپنے سابقہ الہام کا مصداق بتایا، مگر یہ مبارک ومسعود ''فرزند ارجمند'' ایک سال کے بعد ہی داغ مفارقت دے کر مرزا کے کذب وافتراء پر مہر تصدیق ثبت کر گیا، فاعتبروا یاأولی الأبصار۔

(۱) النحل:۵۸ (۲) تبلیغ رسالت، ج۱،ص:۸۶،۸۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک رشتہ دار احمد بیگ اپنی کسی ضرورت سے مرزا کے پاس آیا ہوا تھا، اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر مرزا نے احمد بیگ کی لڑکی کا رشتہ اپنے لئے مانگ لیا، مگر بیگ تیار نہ ہوا، پھر مرزا نے محمدی بیگم کو حاصل کرنے کے کئی حربے آزمائے مگر کامیابی نہ ہوئی، بالآخر اپنے الہامات کا سہارا لیا اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح تم سے ہر حال میں ہوگا اس لئے کہ اس کا عقد آسمان میں تمہارے ساتھ ہو چکا ہے'' مگر اس الہام کا کوئی اثر محمدی بیگم اور اس کے والد احمد بیگ پر نہ ہوا اور محمدی بیگم کا عقد ایک فوجی سپاہی سلطان بیگ سے ہو گیا اور مرزا اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے علیٰ رؤس الاشہاد ذلیل ورسوا کیا۔

یہ مقولہ صحیح ہے کہ ''بے حیا باش ہر چہ خواہی کن'' یہ بے غیرت مرزا اس ذلت ورسوائی کے بعد بھی خاموش نہ رہا اور اس نے اپنے دوسرے الہام کو مشتہر کر دیا کہ ''محمدی بیگم ہر حال میں میرے عقد میں آئے گی اور اس کا شوہر مر جائے گا''۔

مگر تاریخ شاہد ہے کہ نہ کبھی محمدی بیگم مرزا کے عقد میں آئی اور نہ اس کا شوہر مرزا کی زندگی میں مرا، بلکہ مرزا کے انتقال کے بعد بھی یہ شخص چالیس برس زندہ رہا اور محمدی بیگم اس کے عقد میں ہی رہی۔

(۴) ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کے یہاں ایک لڑکے کی ولادت ہوئی، جس کا نام اس نے مبارک احمد رکھا، اس کی پیدائش کے چند دنوں بعد متنبی قادیان نے اس نومولود کے بارے میں یہ پیشین گوئی کی کہ:

''لڑکا اللہ کا نور، مصلح موعود، صاحب عظمت وحکومت، اللہ کا کلمہ اور خوش بخت ہے اس کی برکت سے بیماروں کو شفاء کامل ہوگی اور اس کا نام پوری دنیا میں روشن ہو جائے گا''۔(۱)

(۱) تریاق القلوب، ج۱ص:۴۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مگر تاریخ گواہ ہے کہ یہ لڑکا سات سال کی عمر میں انتقال کر کے مرزا کی پیشین گوئی کو غلط ثابت کر گیا۔

(۵) مرزا نے ایک پیشین گوئی یہ بھی کی تھی کہ:

''اس کا شہر قادیان جو تخت گاہِ مرسلاں ہے طاعون کی وبا سے محفوظ رہے گا، خواہ طاعون دنیا میں ستر سال رہے، مگر قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا''۔(۱)

مگر اللہ کی قدرت دیکھئے کہ ستر برس تو بڑی بات رہی خود مرزا کی زندگی ہی میں طاعون کا مرض قادیان میں اس کثرت سے پھیلا کہ اس خود ساختہ نبی کا گھر بھی اس تباہی سے نہ بچ سکا، چنانچہ اس نے اپنے داماد کو ایک خط میں لکھا کہ:

''اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے''۔(۲)

اور اپنے مرید محمد علی کو لکھا کہ:

''بڑی غوثان کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی اس کو بھی باہر نکال دیا آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا ہے''۔(۳)

گویا کہ مرزا کی یہ اہم پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزا کی انھیں پانچ پیشین گوئیوں کی حقیقت بیان کرنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے جب کہ سچی بات یہ ہے کہ اس جھوٹے اور مکار شخص نے درجنوں پیشین گوئیاں کیں، مگر اللہ نے ہر ایک کو غلط ثابت کر دیا۔ **فاعتبروا یاأولی الأبصار۔**

---

(۱) دافع البلاء، ص:۱۱،۱۰۷

(۲) مکتوبات احمدیہ، ج ۵، خط نمبر ۱۱۲

(۳) مکتوبات احمدیہ، ج ۵، خط ص: ۱۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) نبی اور دعویٰ ربوبیت والوہیت:

قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ: ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَاداً لِّي مِن دُونِ اللّٰهِ وَلَـٰكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ﴾ (۱)

ترجمہ: کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے یہ لائق نہیں کہ پھر بھی لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ، تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے کے سبب۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی نبی کے شایانِ شان یہ ہرگز نہیں کہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے، چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ ہر سچے نبی نے خود کو عبد ہی قرار دیا اور کسی نے بھی اپنے آپ کو الوہیت اور ربوبیت کے مقام پر فائز کرنے کی جسارت نہ کی، اس کے برخلاف کذاب مرزا نے نبوت کا دعویٰ کرتے کرتے الوہیت کا بھی دعویٰ کر دیا، اس سلسلہ میں اس کے چند دعوے ملاحظہ کر کے فیصلہ کیجئے کہ کیا اس شخص کا شمار قارون، فرعون، ہامان، نمرود اور شداد جیسے دشمنان خدا کی فہرست میں کیا جائے یا نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ﷺ جیسے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ اس کا ذکر ہو؟۔

مرزا نے اپنے ایک کشف کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں''۔ (۲)

اسی کشف میں آگے چل کر مرزا نے اپنے لئے کچھ خدائی اوصاف کا دعویٰ بھی کیا اور لکھا کہ:

(۱) آل عمران: ۷۹

(۲) مکاشفات مرزا، ص: ۹، مرتبہ منظور الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اس حالت میں، مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں، پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا "إنا زينا السماء الدنيا بمصابيح" پھر ہم نے کہا کہ اب ہم انسانوں کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے"۔(۱)

ایک اور کشف میں اس نمرود وصف شخص نے خود کو کاتب قضاوقدر قرار دینے کی جسارت کی اور لکھا کہ:

"مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضاوقدر کے اہل دنیا کی نیکی و بدی کے متعلق اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں"۔(۲)

ایک اور موقع پر مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ اسے مارنے اور جلانے کی قوت حاصل ہے، چنانچہ خطبۂ الہامیہ میں ہے کہ: "أعطيت صفة الإفتاء والإحياء من الرب الفعال". (۳)

مرزا کی روح کو ان شیطانی اور فرعونی دعووں سے بھی قرار نہ حاصل ہوا اور بالآخر اس نے "صاحب کن فیکون" کا دعویٰ کر کے پوری کائنات کے خلق و تدبیر کا مالک خود کو ثابت کیا کہ اسی کے حکم، مشیت اور ارادہ سے تمام چیزیں وجود پذیر ہو رہی ہیں، اس کے الفاظ میں اس کا دعویٰ ملاحظہ کیجئے:

"إنما آمرك إذا اردت شيئا أن تقول له كن فيكون"(۴)

ترجمہ: مرزا کو اس کے خدا نے وحی کے ذریعہ خبر دیا ہے کہ اے مرزا! اگر تو کسی چیز کا ارادہ

(۱) مکاشفات مرزا، ص:۱۰ (۲) تریاق القلوب، ص:۳۴

(۳) خطبۂ الہامیہ، ص:۱۲۳ (۴) حقيقة الوحی، ص: ۱۰۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرے تو اس سے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جائے گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان چند خدائی دعوؤں کی روشنی میں بآسانی فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ جھوٹا اور مکار ہے اور اسے نبوت کے مقدس سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے البتہ اس کا رشتہ قارون، فرعون، شداد اور نمرود جیسے خدا کے باغیوں سے ضرور ملتا ہے، جنھوں نے اللہ کی اس دھرتی پر ''أنا ربکم الأعلی'' کا اعلان کیا اور اپنی سرکشی کی پاداش میں ہلاک و برباد ہو کر پوری دنیا کے لئے تماشۂ عبرت بن گئے۔

(۴) نبی اور شعر گوئی:

اسلام نے شعر گوئی کو گرچہ حرام نہیں قرار دیا ہے، تاہم اسے پسندیدہ وصف بھی تسلیم نہیں کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول جناب محمد ﷺ کے بارے میں قرآن میں بالصراحت ہے کہ:

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ﴾ (یٰس: ۶۹)

ترجمہ: ہم نے نہ آپ کو شعر کی تعلیم دی اور نہ شعر گوئی آپ کے مقام کے شایان شان ہے۔

نیز قرآن کریم کی متعدد آیات میں نبی کریم ﷺ کو کفار مکہ کے اس الزام سے بری قرار دیا گیا ہے کہ ''آپ شاعر ہیں اور آپ پر نازل ہونے والا قرآن آپ کی شاعری کا نمونہ ہے'' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَّا تُؤْمِنُونَ﴾ (الحاقة: ۴۱)

ترجمہ: یہ کسی شاعر کا قول نہیں، (افسوس) تمھیں بہت کم یقین ہے۔

قرآن کریم کی ان نصوص قطعیہ سے واضح ہوتا ہے کہ چونکہ شعر گوئی کا نبوت سے کوئی جوڑ نہیں اس لئے نبی شاعر نہیں ہوتا ہے، اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی کے حالاتِ زندگی پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ شاعر تھا اور اس کا مجموعہ کلام ''درثمین'' کے نام سے چھپ چکا ہے، اس کی سوقیانہ شاعری کا نمونہ اس کی بدزبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یاوہ گوئی کی بحث میں آپ دیکھ چکے ہیں۔

اس کا یہ وصف بھی اس کے کذب وافتراء پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

(۵) نبی اور اس پر نازل ہونے والی وحی:

سچے نبیوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان پر نازل ہونے والی وحی ان کی قوم کی زبان میں ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم شاہد ہے، ملاحظہ کیجئے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ﴾(ابراھیم: ۴)

ترجمہ: ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے۔

اور تاریخ بھی گواہ ہے کہ حضرت ابراہیم، حضرت داؤد، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں ان کی قوم کی زبان میں تھیں، اس کے برعکس اس جھوٹے نبی نے اپنے جن ہفوات ومغلاطات کو وحی قرار دیا ہے وہ متعدد زبانوں میں ہیں، کبھی یہ وحی اردو میں آتی ہے، کبھی پنجابی میں، کبھی عربی میں اور کبھی انگریزی میں، اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ ہندوستان جیسے ملک میں انگریزی اور عربی میں وحی کے نزول کا آخر کیا فائدہ ہوگا؟

گویا متعدد زبان خصوصاً غیر معروف زبان میں وحی کے نزول کا دعویٰ بھی مرزا کے کذب وافتراء کا کھلا ثبوت ہے جس پر مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

(۶) نبی اور اس کے اساتذہ:

اللہ تعالیٰ جن مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کو خلعتِ نبوت ورسالت سے سرفراز کرتا ہے، انھیں اپنے فضل خاص سے علم کا وافر حصہ عطا فرماتا ہے، انبیاء کو اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ وہ حصول علم کے لئے کسی انسان کے سامنے زانوئے تلمذتہ کریں، ان کا معلم ومربی خود اللہ ہوتا ہے جو غیب سے ان نفوس قدسیہ کی تعلیم وتربیت کا انتظام فرما کر انھیں ضروری علوم سے آراستہ کر دیتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْإِنْجِيلَ﴾

(المائدة:١١٠)

ترجمہ: اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی۔

یہی امتیازی وصف انبیاء کے صدق نبوت کی دلیل بن جاتا ہے، جیسا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ:

"انبیاء علیہم السلام کو بغیر کسی استاد اور اتالیق آپ ہی تعلیم و تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا"۔ (۱)

اور دوسری جگہ لکھا کہ:

"ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علوم کسی استاد سے نہ پڑھا تھا"۔(۲)

مرزا کی ان تحریروں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سچا نبی کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا مگر سچ ہے کہ "دروغ گورا حافظہ نباشد" مرزا نے اپنے حالاتِ زندگی لکھتے ہوئے جہاں اپنی تعلیم و تربیت کا ذکر کیا ہے وہیں اس نے اپنے اساتذہ کا نام بھی لکھ دیا ہے، اس کی تحریر ملاحظہ کیجئے:

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طور پر ہوئی کہ جب میں چھ سات برس کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا، جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے، جن کا نام فضل احمد تھا اور جب سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا

(۱) براہین احمدیہ، ص:۱۳، وروحانی خزائن ج۱، ص:۱۶

(۲) روحانی خزائن، ج:۱۴، ص:۳۹۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتفاق ہوا، ان کا نام گل علی شاہ تھا ان سے میں نے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک اللہ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں"۔ (۱)

مرزا کی اس تحریر سے اس کے کم از کم چار اساتذہ مولوی فضل الٰہی، مولوی فضل احمد اور گل علی شاہ (شیعہ) اور خود اس کے والد غلام مرتضٰی کا پتہ چلتا ہے جن سے مرزا نے اپنے بیان کے مطابق مختلف علوم حاصل کئے، نیز سیرۃ المہدی میں ایک انگریزی پڑھانے والے استاد کا بھی ذکر ہے جس نے مرزا کو سیالکوٹ میں تعلیم دی تھی۔

گویا مرزا کے اس اعتراف کے بعد کہ انبیاء کا کوئی استاذ نہیں ہوتا اس کے اساتذہ کی یہ فہرست اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

(۷) نبی اور حکومت وقت:

انبیاء کی ابتدائی دعوت کی تاریخ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کے عہد کی حکومتوں اور بادشاہوں نے انبیائی دعوت کی سب سے زیادہ مخالفت کی، اس لئے کہ کسی کی نبوت کو تسلیم کرنے سے ان کی سربراہی اور خود ساختہ عظمت کو ٹھیس پہونچنے کا اندیشہ تھا اور شداد، نمرود، فرعون اور ہامان جیسے بادشاہوں کے دعویٔ ربوبیت پر ضرب پڑتی تھی۔

اس کے برخلاف آپ دیکھیں گے کہ مرزا نے جس حکومت کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اس نے مخالفت تو کجا مرزا کی مکمل سرپرستی اور پشت پناہی کی اور مرزا بھی ہمیشہ اس کا چاپلوس اور پٹھو بنا رہا، برطانوی حکمرانوں کو اولوالامر کا درجہ دے کر ان کی اطاعت کو لازم قرار دیا اور ان سے جہاد و قتل کو حرام ٹھہرایا۔

مرزا نے اپنی بیشمار تحریروں خصوصاً براہین احمدیہ میں حکومت کی عنایتوں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) کتاب البریۃ، حاشیہ ص:۱۴۸، وروحانی خزائن ج ۳، ص:۱۷۹، حاشیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہتی کہ یہ جھوٹا نبی تھا ورنہ حکومت وقت ضرور اس کی مخالفت کرتی اور یہ ہرگز اس کا پٹھو اور چاپلوس نہ بنتا۔

(۸) پیش رو انبیاء کی تکریم وتصدیق:

انبیاء ورسل کی زندگی کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ بعد میں آنے والا نبی اپنے پیش رو انبیاء کا مصدق ہوتا ہے اور ان کا تذکرہ اپنی قوم کے سامنے بڑی عقیدت ومحبت اور نہایت ادب واحترام سے کرتا ہے، قرآن کریم کی متعدد آیات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف خودساختہ اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام انبیاء کرام خصوصاً حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں بڑی گستاخیاں کی ہیں، خود جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے خود کو افضل قرار دے کر اور آپ کے متعلق یہ خیال ظاہر کر کے کہ قرآن کی بہت ساری آیتوں کا صحیح مفہوم آپ کو معلوم نہ ہوسکا، بڑی بدتمیزی کی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں اس بدباطن شخص نے تو بڑی دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کیا ہے، چنانچہ عقائد کے باب میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی، جلد باز، کینہ توز اور جلد ناراض ہوجانے والا کہا ہے اور ان کی عفیفہ ماں حضرت مریم علیہا السلام کو نہ صرف زانیہ اور فاحشہ قرار دیا ہے، بلکہ ان کی تین پشت تک دادیوں اور نانیوں کو پیشہ ورانہ فحبہ گری سے متصف کیا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

اب ایسا شخص جو انبیاء کی شان میں گستاخیاں کرے ان کے اوپر بیہودہ الزامات عائد کر کے انھیں گندے اوصاف سے متصف کرے، بھلا وہ نبی اور رسول کیوں کر ہوسکتا ہے؟ انبیاء کی شان میں مرزا کی دریدہ ذہنی بھی اس کے کذب کا کھلا ثبوت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۹) نبی کے خلفاء اور صحابہ:

سچے نبیوں کے فیض یافتہ خلفاء اور صحابہ کی زندگی بھی مقدس انبیاء کی طرح نہایت صاف ستھری اور پاکیزہ ہوتی ہے، اور ان کے اخلاق وکردار میں تربیت نبوی کا پرتو صاف جھلکتا ہے، دور نہ جائیے اللہ کے آخری نبی جناب محمد ﷺ کے فیض یافتہ صحابہ کی جماعت پر ایک نظر ڈال لیجئے اور ابوبکر صدیق ،عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ اور دیگر ہزاروں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاک سیرتوں کا مطالعہ کر لیجئے تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ ان کی زندگی نہ صرف یہ کہ اخلاق رذیلہ اور اوصاف ذمیمہ سے پاک وصاف تھی، بلکہ یہ حضرات مکارم اخلاق کے بلند مقام پر فائز تھے اور ان کی زندگی کردار کی بلندی کا زندہ نمونہ تھی، یہی وجہ ہے کہ ان کی اخلاقی عظمت کا لوہا ان کے مخالفین نے بھی تسلیم کیا اور آج بھی انصاف پسند غیر مسلم ان کی زندگی کو آئیڈیل قرار دیتے ہیں۔

اس کے برخلاف جب جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے صحبت یافتہ نادانوں کی زندگی دیکھی جاتی ہے جو اپنی حماقت یا کسی وقتی مصلحت یا ذاتی مفاد کے تحت مرزا کے دام تزویر میں پھنس گئے تھے اور جنھیں قادیانی مذہب نے صحابہ اور خلیفہ کا مقام دیا ہے تو ان کی زندگی کا ہر باب بلکہ ہر ورق اخلاق رذیلہ سے آلودہ نظر آتا ہے، جس کی وجہ سے انھیں شریف اور مہذب انسان بھی قرار دینا مشکل ہے، چہ جائیکہ انھیں خلیفہ اور صحابہ کے بلند مقام پر فائز تصور کیا جائے۔

اس مختصر کتابچہ میں گنجائش نہیں ہے کہ مرزائی خلفاء اور صحابہ کی زندگی سے پردہ اٹھا کر ان کے کالے کرتوتوں کو بے نقاب کیا جائے ،البتہ جسے تفصیل مطلوب ہو اسے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی کتاب **"اسلام اور مرزائیت"** کا مطالعہ کرنا چاہئے، جس میں دلائل وشواہد کے ساتھ تمام قادیانی خلفاء خصوصاً مرزا کے لڑکے مرزا بشیر الدین اور مرزا محمود احمد کی عیاشی اور بدکاری کے متعدد واقعات چشم دید گواہوں کی شہادت کے ساتھ درج ہیں اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا حلفیہ بیان بھی مذکور ہے جوان قادیانی خلفاء کے ہوس کا شکار ہوئے ہیں۔

اب آپ فیصلہ کیجئے کہ جن خلفاء کا کردار اس قدر گھٹیا وہ بھلا کسی سچے نبی کا فیض یافتہ کیوں کر ہوسکتا ہے؟ وہ بلاشبہ کسی کذاب ودجال کا چیلا ہی ہوگا۔

صدق نبوت کے بعض واضح دلائل:

سچے اور جھوٹے نبیوں کے درمیان تمیز کی صلاحیت ہر باشعور شخص کے اندر پائی جاتی ہے، جو مدعی نبوت کے اخلاق وکردار اور عقائد وتعلیمات کو دیکھ کر اس کے دعویٰ کی تصدیق یا تکذیب کرسکتا ہے، اس سلسلہ میں اسے بہت زیادہ غور وفکر کی بھی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ مدعی کے بارے میں چند چیزوں کا تجربہ کرکے یا کچھ بنیادی معلومات حاصل کرکے اس کی سچائی کو تسلیم کرلیتا ہے یا اسے جھٹلا دیتا ہے۔

آپ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے ابتدائی مرحلہ کی تاریخ پر ایک نظر ڈال لیجئے اور دیکھئے کہ جب محمد ﷺ پر غار حراء میں قرآن کی پہلی وحی نازل ہوئی اور اس کے بعد جب گھبرائے ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر آپ نے اپنی پریشانی کا اظہار فرمایا کہ "إني قد خشيت على نفسي" یعنی میں کسی انجانے خوف سے دوچار ہوں اور میں اپنے بارے میں خطرہ محسوس کررہا ہوں، تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی دیتے ہوئے جواب دیا کہ:

"كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَداً إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمَلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ". (۱)

ترجمہ: یعنی اللہ کی قسم! اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا اس لئے آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں کی کفالت کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں پہونچنے والی مصیبت پر مدد کرتے ہیں۔

(۱) صحیح بخاری، باب: كيف كان بدءُ الوحى إلى رسول الله ﷺ: ۳،۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اخلاق فاضلہ کی بنیاد پر یہ گواہی دی کہ یہاں کوئی اور معاملہ ہے، آپ اس سے خوف زدہ نہ ہوں اس لئے کہ اللہ ایسے ستُودہ صفات لوگوں کو ضائع نہیں کرتا، گویا انھوں نے فطرت سلیمہ سے آپ کی تصدیق کردی اور آپ کو مزید اطمینان دلانے کی خاطر اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جنھوں نے بھی آپ کی کیفیت معلوم کر کے تصدیق کردی کہ:"هذا هو الناموس الذی نزل الله علی موسی" یہ تو وہی ناموس ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ کے پاس اتارا تھا۔

اسی طرح سے جب آپ نے اپنے نبی ہونے کی خبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی تو انھوں نے بلا چوں و چرا آپ کی صداقت کو تسلیم کرلیا۔

پھر جب اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت مکہ سے نکل کر حبشہ پہونچی اور وہاں کے بادشاہ نجاشی اصحمہ کو آپ کے اخلاق کریمانہ اور آپ کی پاکیزہ تعلیمات کا علم ہوا تو انھوں نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے گواہی دے "إن هذا و الذي جاء به موسیٰ ليخرج من مشكاة واحدة" یعنی اس قرآن اور حضرت موسیٰ کی لائی ہوئی شریعت دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔

اس کے بعد جب اللہ کے رسول ﷺ نے شاہان عالم کے نام دعوتی خطوط روانہ کئے اور آپ کا مکتوب گرامی روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس پہونچا تو اس نے ان عرب تاجروں کو بلایا جو اس وقت روم میں بغرض تجارت موجود تھے اور ابوسفیان سے جو اس وقت مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے، بلکہ اسلام کے سخت ترین دشمن تھے، نبی کریم ﷺ کے حالات معلوم کئے اور آپ کے اخلاق وتعلیمات سے متعلق دس سوالات کئے تو ابوسفیان کا جواب سن کر اس نے بھی آپ کی تصدیق کی اور کہا کہ:

"فسيملك موضع قدميَّ هاتين وقد كنت أعلم أنه خارج لم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أكن أظن أنه منكم فلو أني أعلم أنّي أخلص إليه لتجشمت لقائه ولو كنت عنده لغسلت عن قدمه". (۱)

ترجمہ: جلد ہی وہ اس سرزمین پر غالب ہو جائے گا مجھے خبر تھی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے، لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ عرب میں پیدا ہوگا اگر یہ امور سلطنت میرا راستہ نہ روکتے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر وہاں موجود ہوتا تو ان کی قدم بوسی کرتا"۔

معلوم ہوا کہ اگر تعصب، تنگ نظری، مفاد پرستی اور دنیا طلبی سے بے نیاز ہو کر کسی کے دعویٰ نبوت کا جائزہ لیا جائے تو اصل حقیقت کا پتہ آسانی سے چل جائے گا اور صادق کا صدق اور کاذب کا کذب روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا، اس لحاظ سے بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا جائزہ لیا جائے اور اس کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر اس کے دعویٰ کو دیکھا جائے تو کسی شخص کو اس کے کذب وافتراء میں ذرہ بھی شک وشبہ نہ رہے گا۔

مذکورہ مختصر موازنہ سے واضح ہو گیا کہ سچے نبیوں کی کوئی بھی صفت مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر نہیں پائی جاتی ہے، اس لئے وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور مفتری ہے۔

خاتمہ:

گذشتہ صفحات میں اختصار کے ساتھ فتنۂ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات زندگی اور اس کے گندے عقائد ونظریات سے پردہ اٹھا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور کذاب تھا، اس کی زندگی کا ہر باب اس کے کذب وافتراء کا بین ثبوت ہے اور اس کے عقائد ونظریات کسی بھی طرح انبیاء کی لائی ہوئی شریعتوں سے قطعاً میل نہیں کھاتے ہیں، اسی طرح معیار صدق نبوت کے عنوان سے جھوٹے اور سچے نبیوں کے درمیان ایک مختصر

(۱) صحیح بخاری، باب: کیف کان بدء الوحي إلی رسول الله ﷺ: ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موازنہ پیش کر کے بھی واضح کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا شمار انبیاء صادقین کی فہرست میں کسی بھی طرح نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کا شمار کذابوں اور دجالوں کے زمرہ میں کیا جانا چاہیے، لہذا سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے فتنہ سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، اور قادیانی مبلغین کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے بلکہ اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

اسی طرح اسلامی مفکرین اور مسلم قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے خول سے باہر آکر اس فتنہ کے پس منظر پر غور کریں اور اس کے سدِّ باب کے لئے متحدہ جدوجہد شروع کریں، متاثرہ علاقوں میں اپنے دعاۃ ومرشدین بھیج کر اسلام کی حقانیت ثابت کریں، مسلمانوں کو اسلامی عقائد وعبادات کی تعلیم دیں، وہاں مساجد ومدارس کا قیام کریں، ان کے نونہالوں کو دین کی بنیادی تعلیمات سے آراستہ کریں اور پھر اپنی امکانیات بھر ان کی اخلاقی اور مادی مدد کریں، ورنہ اس کا انجام بڑا بھیانک اور خطرناک ہوگا اور آنے والا مؤرخ ان لوگوں کو قطعاً معاف نہ کرے گا، جو اسلامی دعوت کا علم بردار بن کر اپنی دعوتی سرگرمیوں کو مخصوص دائرہ میں محصور کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین متین کی حفاظت فرمائے اور اسے تمام داخلی وخارجی فتنوں سے محفوظ رکھے۔"اللهم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه"۔(آمین)

وصلى الله على خاتم الأنبياء والمرسلين محمد وآله وصحبه أجمعين۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

قادیانیوں کی سرگرمیوں اور موجودہ زمانہ میں ان کی دعوتی پالیسیوں کا مختصر جائزہ

☆ خلفاء مرزا

☆ قادیانیوں کی لاہوری (احمد) جماعت

☆ خصوصیات وسرگرمیاں

☆ فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی سرگرمیوں اور موجودہ زمانہ میں ان کی دعوتی پالیسیوں کا مختصر جائزہ

☆ ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گرداس پور میں واقع قصبہ قادیان کے اندر اس فتنہ نے جنم لیا اور وہیں سے پوری دنیا میں پھیلا۔

☆ تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے شہر لاہور سے پچاس پچپن میل کے فاصلہ پر واقع مقام ربوہ ان کی سرگرمیوں کا مرکز بنا جبکہ قادیان میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری رہیں۔

☆ خلفاء مرزا:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی جب ۱۹۰۸ء میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہوگیا تو مرزا کا معتمدترین ساتھی بلکہ دست راست حکیم نورالدین پہلا خلیفہ منتخب ہوا، یہ بڑا ذی علم، چالاک اور طبیب حاذق تھا، کہا جاتا ہے کہ مرزا کی موشگافیاں اور دور راز کار تاویلات زائغہ نورالدین ہی کے شر پسند دماغ کی اپج ہیں۔

یہ شخص مذہب بیزار اور آزاد طبع تھا، اس نے مسلمانوں کی خلافت کو سبوتاژ کرنے میں بڑا اہم رول ادا کیا، یہ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک قادیانیوں کا خلیفہ رہا۔

(۲) حکیم نورالدین کی ہلاکت کے بعد خلافت میں زبردست اختلاف ہوا اور دو مضبوط امیدوار میدان میں آئے، اول مرزا کا قریبی مرید مولوی محمد علی لاہوری دوم مرزا قادیانی کا برا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود، چنانچہ مرزا کی بیوی نصرت جہاں اور دیگر مریدوں کی کوشش سے خلافت کا تاج شاہزادے میاں مرزا بشیرالدین کو ملا، اس وقت اس کی عمر ۲۴ برس تھی، یہ حددرجہ کا عیاش، زانی اور بدکار تھا، اس کی شہادتیں خود قادیانیوں نے حلفیہ دی ہیں، یہ طویل مدت تک یعنی ۱۹۱۴ء سے ۱۹۶۵ء تک خلیفہ رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) مرزا بشیرالدین محمود کے مرنے کے بعد ۱۹۶۵ء میں اس کا بڑا لڑکا مرزا ناصر احمد قادیانی تیسرا خلیفہ منتخب ہوا،۱۹۸۲ء میں اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے اس کی موت ہوگئی اس نے اپنے دور خلافت میں بیرونی ممالک کے سفر کیے اور اس فتنہ کو متعارف کرایا، اسی کے زمانہ میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو خارج اسلام قرار دے کر غیر مسلم اقلیت کا آرڈیننس حکومت پاکستان نے پاس کیا۔

۱۹۸۲ء میں مرزا طاہر محمود بڑے ڈرامائی انداز میں خلیفہ بنا وہ اس طرح کہ خلافت کے ایک دوسرے امیدوار مرزا رفیع احمد کو اغوا کرادیا گیا اور پھر بلا مقابلہ خلیفہ منتخب ہوگیا،۱۹۸۴ء تک یہ پاکستان میں رہا مگر ۱۹۸۴ء میں جب قادیانیوں کی خفیہ ریشہ دوانیوں کے سبب اس وقت کے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ان کی مساجد، اذان وعبادت پر پابندی لگائی تو اس نے اپنے پرانے ولیٔ نعمت برطانیہ کے جائے پناہ میں جانے میں عافیت سمجھی اور اس وقت سے اب تک وہ برطانیہ ہی میں ہے اور وہی پوری کمان سنبھالے ہوئے ہے جبکہ قادیان اور ربوہ میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

☆ (قادیانیوں کی لاہوری (احمد) جماعت):

مرزا بشیرالدین محمود خلیفہ دوم سے خلافت کا الیکشن ہار کر مولوی محمد علی لاہوری اور اس کے متبعین نے قادیانی جماعت سے عملاً علیحدگی اختیار کرلی،۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۰ء تک یہ قادیان میں مقیم رہے اور مرزا البشیر کے ہاتھ پر بیعت نہ کی،۱۹۲۰ء میں مولوی محمد علی لاہوری نے ایک الگ تنظیم انجمن اشاعت الاسلام احمدیہ نام سے قائم کی اور خود ہی اس کا پہلا امیر بنا۔اس کے بعد دوسرا امیر صدرالدین ضیاء بنا، آج کل اس جماعت کی امارت ڈاکٹر نصیر احمد کے ہاتھ میں ہے۔

☆ قادیانی عقائد اور لاہوری عقائد میں فرق مولوی محمد علی کی زبانی:

”حضرت مسیح موعود کی جماعت کے دو فریق ہیں ایک احمدی جن کا مرکز لاہور ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے قادیانی جن کا مرکز قادیان ہے دونوں فریق کا اختلاف صرف دو امور میں ہے:

اول مسیح موعود مجدد تھے یا نبی؟

فریق لاہور آپ کو مجدد مانتا ہے اور فریق قادیان نبی۔

دوم یہ کہ جو مسلمان آپ کی بیعت میں داخل نہیں وہ دائرہ اسلام کے اندر ہیں یا نہیں؟

فریق قادیان کا خیال ہے کہ بیعت میں نہ داخل ہونے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں جبکہ فریق لاہور مجدد اور مسیح امت نہ ماننے کو قابل مواخذہ تصور کرتے ہیں"۔

ویسے حقیقت میں دونوں میں صرف حصول اقتدار کے سبب اختلاف رونما ہوا اور جب مولوی محمد علی کو خلافت کا تاج نہ ملا تو اس نے احمدی جماعت کے نام سے علیحدہ تنظیم بنالی۔

خصوصیات وسرگرمیاں:

☆ تمام اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً یہودیوں اور عیسائیوں سے اس کے گہرے روابط ہیں۔

☆ یہ جماعت دنیا کی متمول مذہبی جماعتوں میں سرفہرست ہے اس لئے کہ اس کے تمام تر مصارف اسلام دشمن عناصر اپنے مقاصد کے لئے خود برداشت کرتے ہیں۔

☆ میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر ان کی خاص توجہ ہے اور برطانیہ اور اس کے باہر کئی ملکوں میں ان کے پرائیویٹ ریڈیو اسٹیشن اور ٹی.وی چینل ہیں، ساتھ ہی اس وقت انٹرنیٹ اور مختلف ویب سائٹس پر بھی ان کے افکار وعقائد کی نشر واشاعت اسلام کے مقابلہ میں زیادہ ہو رہی ہے، پرنٹ میڈیا پر بھی ان کی گرفت مضبوط ہے۔

☆ بنیادی طور پر یہ پسماندہ طبقوں کو اپنے فتنوں کا نشانہ بناتے ہیں اور ان کی اخلاقی ومادی مدد کر کے ان کا اعتماد حاصل کرتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کے اندر اپنے عقائد کی نشر واشاعت کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس وقت افریقہ جو پوری دنیا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب سے پسماندہ براعظم ہے ان کی سرگرمیوں کا خاص مرکز ہے۔

☆ان کے فتنوں کا نشانہ عموماً پسماندہ، غریب اور تعلیم سے عاری مسلمان بنتے ہیں جن کے اندر قادیانی ایجنٹ مسلم مبلغین کا لبادہ اوڑھ کر داخل ہوتے ہیں اور ان کی مالی مدد کر کے ان کا اعتماد حاصل کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے عقائد کی نشر واشاعت کرتے ہیں اور ہندوستان، پاکستان اور نیپال کے جن علاقوں میں ان کی یونٹیں ہیں وہاں سے نوجوانوں کو قادیان یا ربوہ بھیج کر اپنے عقائد کی تعلیم دلواتے ہیں۔

☆ہندوستان کے وہ علاقے جہاں دینی تعلیم کی روشنی دھیمی یا ناپید ہے ان علاقوں میں یہ مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔

☆ہمارے نیپال میں ان کی سرگرمیاں تقریباً سات آٹھ برس پہلے تک بڑھی تھیں اور براٹ نگر، بیرگنج، پوکھرا اور کاٹھمانڈو وغیرہ میں ان کی باقاعدہ یونٹیں قائم تھیں مگر اب مسلم دعاۃ کی بیداری کے سبب ان کی سرگرمیاں محدود اور زیر زمین ہوگئی ہیں۔

☆اول مرحلہ میں قادیانیوں کی شناخت بیحد مشکل ہے اس لئے کہ ابتداء میں کافی دنوں تک یہ اپنے قول وفعل سے سچا پکا مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں۔

فتنہ قادیانیت کے استیصال کے طریقے:

☆اس فتنہ کا استیصال تمام مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے اس لئے اپنے مسلکی اور نظریاتی اختلافات کے باوجود اس فتنہ کے خلاف تمام مسلمانوں کو متحدہ محاذ بنانا چاہئے اور کم از کم اس باب میں اختلاف ظاہر نہ ہونے دینا چاہئے اسی طرح اس میدان میں دوسروں کی خدمات کے اعتراف اور ان کی صلاحیتوں اور تجربات سے استفادہ کا جذبہ بھی ہونا چاہئے۔

☆پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ خطوں پر مسلم دعاۃ کی نظر ہونی چاہئے اور جہاں بھی اس فتنہ کی بو محسوس ہو وہاں کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنی چاہئے اور انھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خطرات سے آگاہ کرکے اپنے ایمان واسلام کی حفاظت کی تلقین کرنی چاہئے۔

☆ مسلم تنظیمیں ایسے علاقوں میں اپنے رفاہی پروجیکٹس کی تنفیذ کو اولیت دیں تاکہ اس راستہ سے قادیانیوں کو اپنی ریشہ دوانیوں کا موقع نہ مل سکے۔

☆ غیر تعلیم یافتہ خطوں میں مدارس کے قیام پر توجہ دی جائے تاکہ ناخواندگی ختم ہو اور مسلمان صحیح اسلام سے براہ راست آگاہ ہوں اور اس فتنے سے بچ سکیں۔

☆ میڈیا اور ابلاغ کے ممکنہ ذرائع استعمال کرکے مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے۔

☆ علماء اور دینی ذہن اور اسلامی مزاج رکھنے والے جدید تعلیم یافتہ مسلم حضرات میں سے کچھ لوگوں کو قادیانیت کے موضوع پر خصوصی مطالعہ کرایا جائے تاکہ وہ اس کی کمزوریوں کا گہرائی سے جائزہ لے کر اس کے خلاف کارروائی کریں۔

☆ مدارس میں ادیان وفرق پر لکچرز کا اہتمام کرایا جائے اور طلبہ کو گمراہ فرقوں خصوصاً قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے سدِّ باب کے طریقے بتائے جائیں۔

☆ جنھیں اس موضوع پر تخصص کے لئے مقرر کیا جائے انھیں قادیانیت کے بنیادی عقائد وتعلیمات کی کتابیں فراہم کرائی جائیں تاکہ حوالے در حوالے کے بجائے براہ راست اصل مراجع سے استفادہ ممکن ہو۔

☆ قدیم علماء جنھوں نے قادیانیت پر گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ان کی تصانیف لائبریریوں میں فراہم کی جائیں اور طلبہ واساتذہ میں ان کے مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے، اس ضمن میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی درجنوں کتابوں اور اہل حدیث امرتسر کی فائلوں اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے پرچہ **"اشاعۃ السنہ"** کی فائلوں کا مطالعہ زیادہ مفید ہوگا، ساتھ ہی مندرجہ علماء کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد بشیر سہسوانی، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، مولانا عبداللہ معمار، مولانا حبیب اللہ کلرک، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا محمد اسماعیل علی گڈھی، مولانا محمد گوندلوی، مولانا ابوالقاسم دلاوری، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا منظور احمد چینوٹی، مولانا عبدالمجید سوہدروی اور ڈاکٹر بہاءالدین وغیرہم۔

☆ اگر خدانخواستہ کسی خطہ کے مسلمان قادیانیوں کے دام تزویر کا شکار ہوکر مرتد ہورہے ہوں تو بہتر اور مناسب ہے کہ خالص علمی سوال جواب سے اجتناب کرتے ہوئے ان کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے نام نہاد خلفاء وصحابہ کی غلاظتوں میں لت پت زندگی کے واقعات انھیں کی کتابوں کی مدد سے سنائے اور پڑھائے جائیں اور ان کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کی جائے اور انھیں باور کرایا جائے کہ ایسے اخلاق وکردار کا حامل شخص نبوت کے مقدس منصب پر کیوں کر فائز ہوسکتا ہے؟ ساتھ ہی مسلمانوں کو اسلام کے مسلمہ عقائد کے مقابلہ میں قادیانیوں کے خودساختہ عقائد بتائے جائیں اور واضح کیا جائے کہ ان کے عقائد میں اور مسلمانوں کے عقائد میں تضاد ہے۔

☆ اگر کہیں کسی قادیانی ایجنٹ سے بحث ومباحثہ کی نوبت آجائے تو ہر حال میں غلام احمد قادیانی کی زندگی ہی کو موضوع گفتگو بنایا جائے اور اس کے جھوٹ، فراڈ، بدکرداری اور اخلاقی گراوٹ جیسے اوصاف رذیلہ کا تذکرہ قادیانی کتابوں کے حوالہ سے کرکے اس سے جواب طلب کیا جائے کہ اگر یہ باتیں درست ہیں تو تمھارے خودساختہ نبی میں یہ اخلاق شنیعہ کیوں کر آئیں اس لئے کہ انبیاء ان برائیوں اور گندگیوں سے پاک وصاف ہوتے ہیں، اور اگر ان باتوں کی نسبت مرزا اور اس کے خلفاء کی بابت غلط ہے تو تمھاری کتابوں میں آج تک یہ کیسے باقی ہیں؟۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مطبوعہ کتب:

(۱) فتنۂ قادیانیت (اردو)

(۲) تحفۂ رمضان المبارک (رمضان المبارک کے تیس دروس) (اردو)

(۳،۴) مختصر آداب حج وعمرہ وزیارت (اردو رہندی)

(۵،۶) معلم نماز (اردو رہندی)

(۷) مناسک: حج وقربانی، (اردو)

(۸) عشرۂ ذی الحجہ اور قربانی (اردو)

(۹) اضلاع بستی وگونڈہ میں میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ کے دعوتی واصلاحی اثرات (اردو)

غیر مطبوعہ کتابیں:

(۱۰) نکاح اور اس کے آداب واحکام (اردو)

(۱۱) خطبات جمعہ (جمعہ کے ۶۰ رخطبات کا مجموعہ) (اردو)

(۱۲) اعضاء کی پیوندکاری (اردو)

(۱۳) فرقۂ ناجیہ اور اس کا طریقۂ کار شیخ محمد بن جمیل زینو کی کتاب "علامة الفرقة الناجية والطائفة المنصورة" کا ترجمہ (اردو)

(۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ محدث وفقیہ (اردو)

(۱۵) محدث امام ابوسلیمان محمد بن حمد الخطابی، حیات وخدمات (اردو)

(۱۶) ضلع سدھارتھ نگر کے فارغین جامعہ سلفیہ کی تصنیفی خدمات (اردو رزیر طبع)

(۱۷) وضع المسلمين في نيبال (عربی)

(۱۸) فضائل الصحابة ﷺ في ضوء الكتاب و السنة (عربی)